باسمہٖ تعالیٰ حامداً و مصلیاً

ڈاکٹر حافظ منیر احمد خاں ☆

اردو شاعری میں احادیث کی تلمیحات

﴿۲﴾

محمد میر سوز (م ۱۲۱۳ھ / ۱۷۹۸ء)

ا۔ الست کی صدا سے اب تلک دل محو ہے یارو
بلا جانے ہماری نغمۂ داؤد کیسا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے بنی آدم سے ذرّیات نکالیں تو اس طرح ذرّیات نکلیں جیسے کنگھی کرنے میں بال کنگھی کے اندر ہو جاتے ہیں- اب اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟" تو روحوں نے کہا کہ تو ضرور ہمارا رب ہے- فرشتے کہنے لگے کہ ہم گواہ ہیں کہ قیامت کے روز کہیں تم یہ نہ کہہ بیٹھو کہ ہمیں تو اس کا کوئی علم نہیں-(۱)

دوسرے مصرع سے متعلق یہ حدیث ہے کہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ البتہ تجھ کو بانسری دی گئی ہے داؤد کی بانسریوں سے۔ پھر فرمایا کہ تیری آواز ایسی دلکش ہے گویا تیرا گلا بانسری ہے اور تیری آواز میں لحن داؤدی کا اثر ہے(۲)

۲۔ ماہ رویوں کے مقابل تو نہ ہوا ے خورشید   ورنہ تجھ کو بھی وہ جوں شق قمر چیریں گے

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں تھے کہ (کفار مکہ کے معجزہ طلب کرنے پر آپ کی انگلی کے اشارے سے) چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے (جن میں سے) ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے چلا گیا اور دوسرا (پہاڑ کے) اس طرف رہ گیا

☆۔ اسسٹنٹ پروفیسر سندھ یونیورسٹی حیدر آباد

تب آپ نے ہماری طرف مخاطب ہو کر فرمایا گواہ رہو۔(۳)

۳۔ طور پر جاکے تجلی کو بھی دیکھا موسیٰ میرے صاحب کی سی پر طالع بیدار کہاں

دیکھیں انعام اللہ یقین کے شعر نمبر ۷ کی حدیث، شاعر نے مبالغے سے کام لیا ہے

میر تقی میر (م ۱۲۲۵ھ/ ۱۸۱۰ء)

(۱) سکندر ہے نہ دارا ہے نہ کسریٰ ہے نہ قیصر ہے

یہ بیت المال ملک بے وفا بے وارثا گھر ہے

عمرو بن حارث خزاعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (میراث میں) نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درم نہ غلام نہ لونڈی نہ کوئی اور چیز سوائے ایک سفید خچر اور اپنے ہتھیاروں کے۔ اور کچھ زمین جو مسافروں کے واسطے وقف فرمادی۔(۴)

۲ ظاہر کہ باطن، اول کہ آخر اللہ اللہ اللہ اللہ

دیکھیں خواجہ میر درد کے شعر نمبر ۱ کی حدیث

۳ آگے کسو کے کیا کریں دستِ طمع دراز وہ ہاتھ سو گیا ہے سرہانے دھرے دھرے

دیکھیں حاتم کے شعر نمبر ۵ کی حدیث

۴ تجھ سے یوسفؑ کو کیوں کہ دیں نسبت کب شنیدہ ہو دیدہ کی مانند

لیس الخبر کالمعاینۃ (۵)

سنی ہوئی بات آنکھوں دیکھی جیسی نہیں ہوتی

۵ کام تھے عشق میں بہت اے میر ہم تو فارغ ہوئے شتابی سے

نضرعوا من هموم الدنيا ما استطعتم (۶)

دنیا کے رنج و غم سے جس قدر ممکن ہو فارغ ہو جاؤ

قلندر بخش جرأت (م ۱۲۲۵ھ/ ۱۸۱۰ء)

ار لکھا کلام الٰہی میں ہے علی عظیم

خدا سے ہو وہی واقف جو تجھ سے ہو آگاہ

حضرت ابی بن کعبؓ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو المنذر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی سب سے زیادہ عظمت والی آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ لاالٰہ الا ھوالحی القیوم (پوری آیت الکرسی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا تجھ کو علم مبارک ہو۔ پھر فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس آیت کی ایک زبان اور دو لب ہیں۔ پایۂ عرش کے پاس ایک فرشتہ اللہ کی پاکی بیان کرتا ہے۔(۷)

۲ بھلا سوال ہو سائل کا کیونکہ رد اُس سے
جو کتنی بار بکا ہووے خود خدا کی راہ

حضرت سہل بن سعدؓ کا بیان ہے کہ ایک صحابیہ بُنی ہوئی ایک چادر حضور کے پاس لائیں۔ اور عرض کیا یارسول اللہ اس چادر کو میں نے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے اور میری خواہش ہے کہ آپ اسے زیب تن فرمائیں۔ حضور نے چادر قبول فرمائی اور آپ کی ضرورت بھی تھی پھر آپ چادر زیب تن فرما کر باہر تشریف لائے تو ایک صحابیؓ نے کہا یارسول اللہ! کیسی خوب صورت چادر ہے مجھے عنایت فرما دیجیے۔ آپ نے اتار کر اسے دے دی۔(۸)

۳ خلیق تجھ سا نہ خالق نے کوئی خلق کیا کہ دل شکستہ نہ تونے کیا کسی کو گاہ

بیہقی نے شعب الایمان میں ایک مزنی شخص کی روایت سے اور شرح السنۃ میں حضرت اسامہ بن شریکؓ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اچھی چیز آدمی کو کیا دی گئی؟ فرمایا اچھا خلق۔ مطلب یہ کہ انسان کو اپنا اخلاق اچھا رکھنا چاہیے اور کسی کا دل نہیں توڑنا چاہیے۔(۹)

حضرت معاذؓ نے فرمایا جب میں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخر میں مجھے نصیحت فرمائی کہ معاذؓ اپنے اخلاق لوگوں سے اچھے رکھنا۔(۱۰)

انشاء اللہ خاں انشا (م ۱۲۳۳ھ / ۱۸۱۷ء)

۱ صنما بربِ کریم یاں ترے ہیں ہر ایک یہ مبتلا کہ اگر الست بربکم تو ابھی کہے تو کہیں بلیٰ

دیکھیں محمد میر سوز کے شعر نمبر ۱ کی حدیث

۲ بہ روانِ ساقیِ کوثر اسرِ خم کو پیرِ مغاں ہلا سبھی اہلِ وجد کو مے پلا کہ تو شیخ و شاب کو دے صلا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرا حوض، یعنی حوضِ کوثر، ایک ماہ کی مسافت کے بقدر دراز ہے اور اس کے چاروں کنارے برابر ہیں اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، اور اس کی بو مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور اس کے آب خورے اپنی چمک دمک اور کثرت وزیادتی کے اعتبار سے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں اور جو شخص اس کا پانی پی لے گا اس کو پھر کبھی پیاس نہ لگے گی۔(۱۱)

۳ تجھے انشا اور تو کیا کہوں دو جہاں میں کوئی بھی طرف ہے
جو خدا کے نور سے پر نہ ہو کہ محال دہر میں ہے خلا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے میں نے خود سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ اللہ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا پھر اس پر اپنے نور کا کچھ (پرتو) ڈالا، پس جس شخص نے اس نور کا کچھ حصہ پالیا وہ ہدایت یاب ہوگیا اور جس نے نور کا حصہ نہ پایا وہ گمراہ ہوگیا۔(۱۲)

ایک حدیث اور بھی ہے اسی مضمون کے مطابق جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے کہ

اللھم نور السمٰوت و الارض......(۱۳)

۴ کیوں شہر چھوڑ عابد غارِ جبل میں بیٹھا تو ڈھونڈتا ہے جس کو ہے وہ بغل میں بیٹھا

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر ۲ کی حدیث

۵ کمر باندھے ہوئے چلنے کو یہاں سب یار بیٹھے ہیں
بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں

مدینے والوں کی قبروں کے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا آپ ﷺ نے ان کی طرف اپنا رخ کیا اور کہا اے قبر والوں! تم پر امن ہو، خدا تمھیں بخشے۔ اور ہمیں بھی۔ تم ہمارے آگے گئے۔ اور ہم پیچھے آئیں گے۔(۱۴)

۶/۱ انھیں بھوک و پیاس سے کیا غرض وہ جو قید تین سے رہا ہوئے
ثمر جناں انھیں دیویں گے واُتوبہ متشابھا

علامہ بغوی نے اپنی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنتی سب کچھ کھائیں پئیں گے لیکن پیشاب پاخانے اور منہ اور ناک کی ریزش اور جملہ آلائش سے پاک صاف ہوں گے اور انھیں حمد اور تسبیح ایسی الہام کی جائے گی جیسے

سانس کا آنا (یعنی تسبیح و تحمید بجائے سانس لینے کے ہو جائے گی) ان کا کھانا، پیناڈکار کے ذریعے ہضم ہو جایا کرے گا اور پسینہ مشک کی خوشبو کا سا ہو گا۔(۱۵)

۷/اے عشق جلوہ گر ہے خود تجھ میں ذاتِ مولا

والسا بحات سبحا فالسابقات سبقا

حضرت براء بن عازب کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مومن دنیا سے انقطاع اور آخرت کی طرف توجہ کی حالت میں ہوتا ہے تو آفتاب جیسے گورے چہروں والے ملائکہ جنتی کفن اور بہشتی خوشبو لے کر آتے ہیں اور حدِ نظر کے فاصلے پر بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آکر اس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے نفس مطمئنۃ اللہ کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف نکل چل۔ فوراً جان اس طرح بہہ کر باہر آجاتی ہے جیسے مشکیزے سے پانی کا قطرہ۔ ملک الموت اس کو لے لیتا ہے مگر وہ ملائکہ لحہ بھر نفس کو ملک الموت کے پاس نہیں چھوڑتے (یعنی سبقت کرتے ہیں) اور خود اپنے قبضے میں لے کر جنتی کفن اور بہشتی خوشبو میں رکھ دیتے ہیں اور اس سے پاکیزہ ترین مشک کی خوشبو نکلتی ہے۔(۱۶)

۸ رہیں گے خلد میں دایم اگر سوزِدروں وال
تو پھونکیں گے وہاں بھی سندسِ اعراف کا جوڑا

بزار، ابویعلی اور طبرانی نے جابرؓ کی روایت سے حضرت ابوالخیر مرشدؓ بن عبد اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ جنت کے اندر ایک درخت ہے جس سے سندس اُگتا ہے جنتیوں کا لباس اسی کا ہو گا۔(۱۷)

۹ ہوسِ جمال حبیب ہو تجھے کچھ دلا تو کلیم وش
نہ وہ لن ترانی ادھر کی سن ارنیِ ہے کہنے پہ جی جلا

وہ جو محوِ ستِ نظارہ ہیں یہی آہ بھر کے کہیں ہیں وہ کہ اسی تجلی نور نے، ہمیں مثل طور جلا دیا

دیکھیں انعام اللہ یقیں کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۱۰ وہ پھول سر چڑھا جو چمن سے نکل گیا عزت اسے ملی جو وطن سے نکل گیا

هاجروا تورثوا ابناء كم مجدا (۱۸)

ہجرت کرو اپنے بچوں کو ورثے میں بزرگی دو

شیخ غلام ہمدانی مصحفی (م ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۴ء)

۱ اس حسنِ لایزال کا عالم ہی اور ہے یہ حسن وہ نہیں کہ کبھی ہو، کبھی نہ ہو

دیکھیں خواجہ میر درد کے شعر نمبر ا کی حدیث

۲ مصحفی سر فرو نہیں لانا سجدہ کرتے ہیں یوں ملک ہم کو

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابنِ آدم سجدہ کی آیت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان ایک گوشے میں الگ جاکر روتا اور کہتا ہے کہ افسوس ابنِ آدم کو سجدے کا حکم کیا گیا تو اس نے سجدہ کر کے جنت لے لی اور مجھے سجدے کا حکم کیا گیا تو میں نے نافرمانی کی اور حکم نہ مانا میں جہنم میں جاؤں گا۔(۱۹)

۳ اے جان نکل کہ مصحفی کا اسباب لدا ہوا کھڑا ہے

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ پکڑتے ہوئے فرمایا "تم دنیا میں رہو گویا تم مسافر ہو یا رہ گذر"،(۲۰)

۴ مل گئے خاک یہ کیا کیا نہ دفینان بزرگ نہ وہ لوحیں نہ مجر نہ مزاریں وہ رہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا قبر گچ کرنے اور اس پر عمارت بنانے بیٹھنے اور لکھنے کو اور اسے پامال کرنے سے۔(۲۱)

۵ نہ گیا کوئی عدم کو دلِ شاداں لے کر یاں سے کیا کیا نہ گئے حسرت و ارماں لے کر

دیکھیں سودا کے شعر نمبر ۴ کی حدیث

شیخ غلام علی راسخ (۱۲۳۸ھ / ۱۸۲۲ء)

۱ شہادت گاہِ خوں ریز محبت طرفہ جا دیکھی کہ جو مقتول تھا یاں خنجر قاتل کا ممنون تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ شہداء کی ارواح اللہ تعالیٰ کے یہاں سبز طائروں میں رہتی ہے اور جنت میں جہاں چاہیں سیر کرتی پھرتی ہیں اور عرش کے نیچے جو قندیلیں ہیں ان میں آرام کرتی ہیں۔(۲۲)

جیسے حضرت مظہر جانِ جاناںؒ نے اپنے قاتل کا نام نہیں بتایا۔ فرمایا کہ وہ میرا محسن ہے کہ

اس کی وجہ سے مجھے شہادت حاصل ہو رہی ہے.

۲ کیا بیاں ہو صاحبانِ ظرف کی تاثیر قرب آب کا قطرہ صدف تک آن کر گوہر ہوا

ہجرت کے واقعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا اِنَّ اللّٰه معنا "یعنی" اللہ ہمارے ساتھ ہے۔(۲۳)

اسی طرح حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ "میرا بندہ میرے ساتھ نفلی عبادات کے ساتھ تقرب حاصل کرتا رہتا ہے-(۲۴)

۳ شب ہجر گھر کھائے جاتا ہے ہم کو دہانِ لحد کے نوالے ہوئے ہیں

لا تجعلو ا ببوتکم قبورا (۲۵)

نہ ٹھہراؤ گھروں کو مانند قبروں کے

ولی محمد نظیر اکبر آبادی (م ۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۰ء)

ار نظیر اس کے فضل و کرم پر نظر رکھ فقل حسبی اللہ نعم الوکیلا

حضرت عوف بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو شخصوں کا مقدمہ آیا۔ آپ ﷺ نے ان کے درمیان فیصلہ فرمایا، یہ فیصلہ جس شخص کے خلاف تھا اس نے فیصلہ نہایت سکون سے سنا، اور یہ کہتے ہوئے چلنے لگا کہ حسبی اللہ و نعم الوکیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو میرے پاس لاؤ، اور فرمایا، اللہ تعالیٰ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جانے کو ناپسند کرتا ہے بلکہ تم کو چاہیے کہ تمام ذرائع اختیار کرو پھر بھی اگر عاجز ہو جاؤ تو اس وقت کہو حسبی اللہ و نعم الوکیل۔(۲۶)

۲ خوبی میں خوب رو تو سبھی خوب ہیں نظیر پر خوب غور کی تو ہے اللہ سب سے خوب

اللّٰہ جمیل و یحب الجمال (۲۷)

۳ لن ترانی نے کیا اپنا ظہور آخرِ کار موسیٰ بے خود ہوئے اور جل گیا طور آخرِ کار

تم سے کوئی شخص مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتا-(۲۸)

۴ اسی کی مہربانی سے سبھوں کی مہربانی ہے ہوا جب وہ نظیر اپنا تو پھر ہے سب جہاں اپنا

کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کو اس سے ڈرایا تھا کہ اگر آپ نے ہمارے

بتوں کی بے ادبی کی تو ان بتوں کا اثر بہت سخت ہے اس سے آپ بچ نہ سکیں گے- ان کے جواب میں کہا گیا کہ کیا اللہ اپنے بندہ کے لیے کافی نہیں (الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ؟) (۲۹)

۵ عذر عاصی کو نہیں چاہیے کچھ اس سے نظیر جس خطا پوش کی رحمت ہے گنہگار طلب

حضرت اسماء بنت زید کا بیان ہے کہ میں نے خود سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا تھا۔

قل یاعبادی الذین اسر فواعلی انفسھم لاتقنطوا من رحمتہ اللّٰہ ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعا وّلایبالی

اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو اللہ سب گناہ معاف کردے گا اور (کسی کے) گناہ کی پرواہ نہیں کرے گا-(۳۰)

۶ جو چاہے آپ سے محبوب بن سکے کیا ذکر وہی بنے ہے کہ جس کو خدا کرے محبوب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اتباع کیا اس نے در حقیقت اللہ کا اتباع کیا، اور جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی-(۳۱)

۷ کل جگ نہیں، کر جگ ہے یہ یاں دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے، اس ہات دے اس ہات لے

خرید و فروخت کے سلسلے میں نقد خریداری کے لیے حدیث میں یدًا بیدٍ آتا ہے۔(۳۲)

شیخ امام بخش ناسخ (م ۱۲۵۴ھ / ۱۸۳۸ء)

۱ آج یہ مجھ پر کھلے ہیں معنی والسائحات ہر ستارہ میرے بحر اشک میں پیراک ہے

میرا خیال ہے کہ یہاں السائحات نہیں ہے- والسبحٰت ہوگا سورۃ النزعٰت (آیت نمبر ۳) میں ہے والسّٰبِحٰتِ سبحاً۔

دیکھیں انشاء اللہ انشا کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۲ گرم بازاری تجلّی کی ہوئی جب کہ موسیٰ کو ہوا سودائے عشق

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۳ کوے قاتل میں پہنچ کر سر ہوا مجھ کو وبال
بوجھ اترنے کی جگہ دم چڑھ گیا مزدور کا

وقد حفزۂ النفس (۳۳)

اور ان کی سانس پھول گئی

۴ گھر مرا فرقت میں سونا ہوگیا کنج مدفن کا نمونہ ہوگیا

لا تجعلوا بیوتکم قبورا (۳۴)

نہ ٹھہراؤ گھروں کو مانند قبروں کے

۵ آپ اپنے عیب سے واقف نہیں ہوتا کوئی
جیسے بو اپنے دہن کی آتی ہے کم ناک میں

یبصر احد کم القذیٰ فی عین اخیہ ویدع الجذع فی عینہ

تم میں کا کوئی شخص اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا دیکھ لیتا ہے اور اپنی آنکھ کے شہتیر کو چھوڑ دیتا ہے (۳۵)

۶ ہو وطن میں خاک میرے گوہرِ مضموں کی قدر
لعل قیمت کو پہنچتا ہے بدخشاں چھوڑ کر

ھاجروا تورثوا ابناء کم مجدا (۳۶)

ہجرت کرو اپنے بچوں کو ورثے میں بزرگی دو۔

۷ رات دن غافل ، بدوں سے بھی کیا کر نیکیاں
کیا برا ہے اس میں، کچھ تیرا بھلا ہوجائے گا

افضل الفضائل ان تصل من قطعك و تعطی من حرمك و تصفح من ظلمك (۳۷)

فضائل میں بہتر وہ فضیلت ہے کہ تو ان کے ساتھ سلوک کرے جو تیرے ساتھ بد سلوکی کرے اور جو تجھے محروم رکھے اسے تو عطا کرے اور جو تجھ پر ظلم کرے اس سے تو در گذر کرے۔

۸ زیست بھر پی شراب اے ساقی نہ بھرا ایک دن ہمارا پیٹ

لن یشبع المومن من خیر (۳۸)

مومن کا پیٹ بھلائی سے نہیں بھرتا

شاہ نصیر الدین نصیر (م ۱۲۵۴ھ / ۱۸۳۸ء)

۱ ہر دم نصیر رہ تو امیدوار رحمت — تیری زباں پہ کس دن لا تقنطوا نہ آیا

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۵ کی حدیث

۲ ہر جا تجلّی ہے وہ بے پردہ ولیکن — غفلت کے مجھے پردۂ حائل نے ستایا

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ۱ کی حدیث

۳ قشقہ اس بت کی جبیں پر جوں الف یارو نہیں — دیکھو او شق القمر انگشتِ پیغمبر سمیت

دیکھیں میر سوز کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

مولوی کرامت علی خان شہیدی (م ۱۲۵۶ھ / ۱۸۴۰ء)

۱ شرف حاصل ہوا آدمؑ اور ابراہیمؑ کو اس سے — نہ تنہا فخرِ عالم، فخر تھا اپنے اب وجد کا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے باپ دادا کی وجہ سے شرف حاصل نہیں بلکہ پیغمبر اور وہ بھی رحمتہ للعالمین ہونے کی وجہ سے شرف حاصل ہے

دیکھیں خواجہ محمد میر اثر کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۲ بٹیں گے جس گھڑی عشرت کے ساماں بزمِ جنت میں — کھلے گا حال امت کو ترے احسانِ بے حد کا

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۵ کی حدیث

۳ کم ساتھ ہوا روے، خوے نکو کا — ہے نیک مگر روے صفت، خوے محمد

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے اس کام کے لیے بھیجا گیا ہے کہ میں اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کروں۔(۳۹)

اس کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل میں ہے کہ آپؐ بہت حسیں اور بہت خوب صورت تھے۔

میر نظام الدین ممنون (م ۱۲۶۰ھ / ۱۸۴۴ء)

۱ اے صفت وذات میں تجھ کو ظہور و خفا چشم دل و چشم سر، حسن پہ تیرے فدا
دیکھیں خواجہ میر درد کے شعر نمبر ا کی حدیث

۲ دیکھ کے نور جمال، سوچ کے کنہ کمال مائلِ حیرت نظر، قائل حسرت ذکا
دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ا کی حدیث اور ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۳ موسیٰ دل رہ خموش، دل ہی میں رکھ دل کا جوش اس کے جھگڑے سے ہوش کس کے رہے ہیں بجا
دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۴ مند گئی آنکھ تو پھر کھل گئے ابواب شہود ایک در بند جو ہوتا ہے تو ہوں باز کئی

من يدم قرع الباب يوشك ان يفتح له (۴۰)

جو شخص دروازہ کھٹکھٹاتا رہے گا ضرور اس کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا۔

حکیم محمد مومن خاں مومن (م ۱۲۶۸ھ / ۱۸۵۲ء)

۱ از بسکہ ثبت نامہ ہے سوزِ تپ دروں قاصد کا ہاتھ ہے یدِ بیضا کلیم کا
دیکھیں مرزا محمد رفیع سودا کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۲ کیوں سُنے عرضِ مضطر اے مومن صنم آخر خدا نہیں ہوتا

مضطر وہ شخص ہے جو سب دنیا کے سہاروں سے مایوس ہو کر خالص اللہ تعالیٰ ہی کو فریاد رس سمجھ کر اس کی طرف متوجہ ہو۔ مضطر کی یہ تفسیر سُدی، ذوالنون مصری، سہل بن عبداللہ وغیرہ سے منقول ہے۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے لیے ان الفاظ سے دعا کرنے کی ہدایت فرمائی۔

اللهم ارجوا فلا تكلني الى طرفة عينٍ واصلح لى شانى كله لااله الاانت (۴۱)

یا اللہ میں تیری رحمت کا امید وار ہوں اس لیے مجھے ایک لحظہ کے لیے بھی میرے اپنے نفس کے حوالے نہ کیجیے اور آپ ہی میرے سب کاموں کو درست

کر دیجیے آپ کی سوا کوئی معبود نہیں

۳ کیا پایۂ منت سلیمان اک بات میں تخت پر بٹھایا

حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دیو (شریر جن) آج رات تھوک اڑاتا (بدبو پھیلاتا) ہوا میری نماز تڑوانے کے لیے آیا لیکن اللہ نے اس پر مجھے قابو دے دیا اور میں نے اس کو پکڑ کر چاہا کہ مسجد کے کسی ستون سے باندھ دوں تاکہ (صبح کو) تم سب اس کو دیکھ سکو، پھر مجھے اپنے بھائی سلیمانؑ کی دعا یاد آئی کہ انھوں نے درخواست کی تھی رب ھب لی ملگاً لاینبغی لا حدمن بعدی۔(۴۲)

سلیمانؑ نے کہا اے میرے رب میرے قصور معاف کر دے اور مجھے ایسی حکومت عطا فرما کہ میرے سوا (میرے زمانہ میں) کسی کو میسر نہ ہو۔

۴ ہر جا ہے تیرا جلوہ لیکن دیکھا تو کہیں نظر نہ آیا

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۶ کی حدیث

۵ مومن کو بقا ہے بعد دیدار کیا مژدۂ جاں فزا سنایا

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی ہر جمعہ کو اپنے رب کی طرف دیکھیں گے۔(۴۳)

۶ ہے عام خطاب یا عبادی اس نے تو کچھ آسرا بندھایا

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۶ کی حدیث

۷ نہ جس کے دھیان میں مضمون قاب قوسین آئے وہ دیکھ لے تری زین و کمال کا قربوس

دیکھیں خواجہ محمد میر اثر کے شعر نمبر ۱ کی حدیث

۸ جب نہ تب والضّحیٰ پڑھے ہے امام مقتدی تا سنیں فلا تنھر

دیکھیں قلندر بخش جرأت کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۹ کہ میرے بعد نبوت کے تھا عمرؓ قابل

لوکان بعدی نبی لکان عمرؓ (میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتے)(۴۴)

۱۰ بڑھا یہ پایۂ الہام صائب سے - کہ مشورے پہ ہوئی اُس کے وحی بھی نازل

"وہ کہ جن کی رائے وحی اور قرآن کے موافق ہے"(۴۵)

۱۱ یقیں کہ راہ نمائی ہے پیروی اس کی - نہیں تو سایہ سے کیوں بھاگتا ہے دیوِ مُضل

ان الشیطان یفرق من عمر

(شیطان بے شک بھاگتا ہے عمرؓ سے)(۴۶)

۱۲ سیف و قلم ہیں دونوں ستوں کاخِ دین کے حیراں ہو باب علم کہوں یا جہان تیغ

انامدینة العلم وعلی بابها" میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں۔(۴۷)

۱۳ وہ ترا پایہ ہے اے شاہ جوانانِ بہشت کہ ہوئی حرمت پیری کی تمنا محروم

"الحسن والحسین سید اشباب اهل الجنة۔(۴۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسنؓ و حسینؓ جنت میں جوانوں کے سردار ہیں۔

۱۴ تا سحر شامِ عبادت تری شب بیداری شارحِ آیتِ کرسی پس حی قیوم

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شک نہیں کہ اللہ نہیں سوتا اور نہ سونا اس کے لیے زیبا ہے۔(۴۹)

(یعنی آپ شام سے صبح تک بیداری میں مصروف رہتے ہیں)

۱۵ تیرے پردے نے کہ یہ پردہ دری تیرے چھپتے ہی کچھ چھپا نہ رہا

لاتخرقن علی احدٍ ستراً (۵۰)

تم کسی کی پردہ دری نہ کرو

۱۶ اے مرگ اس عذات سے آ کر چھٹا مجھے مومن ہوں قید خانہ ہے دار القا مجھے

الدنیا سجن المومن و جنة الکافر (۵۱)

دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت

۱۷ امنیت ایسی ہوئی دورِ حراست میں ترے ڈھونڈتی پھرتی ہے تاثیر فغانِ مظلوم

اتق دعوة المظلوم فانه لیس بینها و بین الله حجان (۵۲)

ڈرو مظلوم کی بددعا سے کم بے شک مظلوم کی بددعا میں اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں (مظلوم کی بددعا جلد قبول ہوتی ہے)

۱۸/ غلط کہ ضائع کو ہو گوارا خراشِ انگشتِ آئے نازک
جواب خط کی امید رکھتے جو قول جف القلم نہ ہوتا

جف القلم بماهو کائن (۵۳)

قلم خشک ہو چکا ہے اس کے متعلق جو ہونے والا ہے۔

شیخ ابراہیم ذوق (م ۱۲۷۱ھ / ۱۸۵۴ء)

۱ دوزخ بھی جائے نعرۂ ھل من مزید بھول　　　لائیں جو آہ کو شرر افشانیوں میں ہم

شیخین نے صحیحین میں حضرت انسؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم کے اندر برابر مسلسل مخلوق ڈالی جاتی رہے گی اور وہ کہتی رہے گی "ھل من مزید" آخر رب العزت اپنا قدم اس میں رکھ دیں گے۔ رب العزت کے قدم رکھتے ہی دوزخ سمٹنے لگے گی۔ اس کے اجزاء باہم سکڑنے لگیں گے اور وہ کہے گی بس، بس تیری عزت اور کرم کی قسم (میں بھر گئی) اور جنت کے اندر ایک حصہ برابر خالی رہے گا (اس کے اندر کوئی رہنے والا نہ ہوگا) آخر اللہ ایک اور مخلوق کو پیدا کرے گا جس کو اس خالی حصہ میں آباد کرے گا۔ (۵۴)

۲ توڑا کمر شاخ کو کثرت نے ثمر کے　　　دنیا میں گراں بارِ اولاد غضب ہے

حضرت عائشہؓ کی رویات ہے کہ ایک بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بوسہ دیا اور فرمایا سنو یہ (بچے) کنجوس ہو جانے اور بزدل بن جانے کا سبب ہیں اور یہ اللہ کی رحمت بھی ہیں۔ (۵۵)

۳ نطق شیریں وہ ترا شہد کہ ہر درد کو راس　　　شان میں جس کی شہا فیہ شفاءٌ للناس

حضرت ابن مسعود راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو شفاؤں کو اختیار کرو۔ شہد اور قرآن (اول میں شفا جسمانی ہے اور دوسرے میں شفا اخلاقی و روحانی) (۵۶)

۴ جو ہو نہ تابع امر تشاور وانی الامر　　　تو عقلِ کُل کو کرے تو نہ ہرگز اپنا مشیر

بغوی نے اپنی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ لوگوں کے لیے مشورہ لینے والا میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا۔ (۵۷)

۵ دل فقر کی دولت سے مرا اتنا غنی ہے　　　دنیا کی زر و مال پہ میں تف نہیں کرتا

ولکن الغنی غنی النفس

لیکن امیری دل کی امیری ہے (۵۸)

۶ اے ہما پیشِ فقیری سلطنت کیا مال ہے　　　بادشاہ آتے ہیں پابوسِ گدا کے واسطے

الفقر فخری والفقر منی (۵۹)

فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے

۷ وہ خلق سے پیش آتے ہیں جو فیضِ رساں ہیں ہیں شاخِ ثمر دار میں گل پہلے ثمر سے

البر حسن الخلق (۶۰)

خوئے نیک عمدہ خوبی ہے

۸ پیش آ اکرام سے ساری کرامت ہے یہی عادتِ بد ترک کر تو خرقِ عادت ہے یہی

☆ **الکلمة الطیبة صدقة (۶۱)**

اچھی بات بھی صدقہ ہے (نیکی میں داخل ہے)

☆ **کل معروف صدقة (۶۲)**

ہر نیک کام صدقہ ہے

۹ موت نے کر دیا ناچار و گرنہ انساں ہے وہ خود بیں کہ خدا کا بھی نہ قائل ہوتا

کفی للمرء بالموت و اعظا (۶۳)

آدمی کے لیے موت ایک واعظ کے طور پر کافی ہے۔

۱۰ سچ ہے الحرب خدعۃ اے ذوق نگہ اس کی دغا سے لڑتی ہے

الحرب خدعة۔ (۶۴)

جنگ ایک حیلہ سازی ہے۔

۱۱ کسی کے دل کا سنو حال دل لگا کر تم جو ہوئے دل کو تمھارے بھی مہربان لگی

ان اللّٰہ لا ینظر الی صورکم و امو ا لکم ولکن انما ینظر الیٰ قلوبکم و اعما لکم۔ (۶۵)

بیشک اللہ تعالیٰ تمھاری صورتوں اور تمھارے مالوں کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ تمھارے دلوں اور کاموں کو دیکھتا ہے۔

۱۲ اہل جوہر کو وطن میں رہنے دیتا گر فلک لعل کیوں اس رنگ سے آتا بدخشاں چھوڑ کر

ھاجر وا تور ثوا ابناء کم مجدا (۶۶)

ہجرت کر کے، اپنے بچوں کو ورثے میں بزرگی دو

۱۳ بروں سے برا آپ کو جانیو تو گر اے دل تو اپنا بھلا چاہتا ہے

اذا نظر احد کم الیٰ من فضل علیه فی المال و الخلق فلینظر الیٰ من هوا سفل منه (٦٧)

کوئی جب مال اور صورت میں اپنے سے بہتر کو تو دیکھے، چاہیے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے۔

۱۴ ہے براتو ہی اگر آیا نظر تجھ کو برا تو ہی اچھا ہے تجھے معلوم اگر اچھا ہوا

پچھلے شعر کی حدیث دیکھیں۔

۱۵ دست ہمت سے ہے بالا آدمی کا مرتبہ پست ہمت یہ نہ ہووے پست قامت ہو تو ہو

دیکھیں سودا کے شعر نمبر ۶ کی حدیث

۱۶ منہ سے بس کرے نہ ہر گز یہ خدا کے بندے گر حریصوں کو خدا ساری خدائی دیتا

دیکھیں سودا کے شعر نمبر ۸ کی حدیث

۱۷ یہ اقامت ہمیں پیغام سفر دیتی ہے زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے

کن فی الدنیا کانك غریب او کانك عابر سبیل و عد نفسك فی اصحاب القبور۔ (٦٨)

دنیا میں مسافر کی طرح رہ یا جیسے راہ چلتا اور گن لے اپنی جان کو قبر والے مردوں میں۔

۱۸ سفر عمر ہے یارب کے ہے طوفانِ بلا ہر قدم سیل حوادث کا ہے گرداب مجھے

پچھلے شعر کی حدیث دیکھیں

۱۹ نَفَس کی آمد و شد ہے نمازِ اہلِ حیات جو یہ قضا ہے تو اے غافلو قضا سمجھو

اس کی حدیث پچھلے شعر میں گذر چکی ہے۔

۲۰ بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا نہنگ واژدہا و شیرِ نر مارا تو کیا مارا

لیس الشدید بالصرعة انما الشدید الذی یملك نفسه عند الغضب۔ (٦٩)

پہلوان وہ نہیں کہ جو لوگوں کو پچھاڑ دے، حقیقت میں پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت خود کو قابو میں رکھے۔

۲۱ جو مارے نفس کو اور کرلے اپنے غصے کو زیر بنائے سانپ کا کوڑا وہ شیر پر چڑھ کر
دیکھیں پچھلے شعر کی حدیث۔

۲۲ خوں کے دریا بہ گئے عالم تہ و بالا ہوئے اے سکندر کس لیے؟ دو گز زمین کے واسطے؟
مصیر کم الی اربعۃ اذرع۔ (۷۰)
تم کو آخر کار چار ہاتھ بھر جگہ میں جانا ضروری ہے۔

۲۴ بجا کہے جسے عالم اسے بجا سمجھو زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا (اصحاب نے) متوفی کی تعریف کی۔ آپؐ نے فرمایا۔ واجب ہو گئی۔ پھر ایک اور جنازہ گزرا۔ اس کی انھوں نے مذمت کی پھر فرمایا۔ واجب ہو گئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ اور جس کی تم نے مذمت کی اس کے لیے دوزخ واجب ہو گئی۔ تم دنیا میں خدا کے گواہ ہو (۷۱)

سید محمد خاں رند (م ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۷ء)

۱ سامنا لاکھ مصیبت کا پڑے، پر کوئی آسرا غیر کا مردانِ خدا لیتے ہیں؟
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جایا کرے تو "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا کرو کیوں کہ یہ بھی مصیبت ہے۔ (اور اللہ کا آسرا بھی ہے)(۷۲)

۲ درِ کریم سے آتی ہے مستفیض یہ صدا وہ کیوں نہ پائے جسے ہم امیدوار کریں
دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۵ کی حدیث

۳ تاب نظارۂ دیدار نہ لاؤ گے کلیم پردے پڑ جائیں گے آنکھوں پہ جو پردہ اٹھا
دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۴ عفو کردے گا وہ گو لائق ہوں میں تعزیر کے آگے آمرزش کے کیا رتبے مری تقصیر کے
حضرت عمرو بن عاصؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسلام پچھلے گناہوں کو ڈھادیتا ہے۔(۷۳)

۵ جان قرباں ان اشاروں کے ہلا ابرو کو تو صدقے اس چشمک زنی کے بے تکلف مار آنکھ

لاینبغی لنبی ان تکون له خائنة الاعین۔(۷۴)

پیغمبر کی شان نہیں کہ چوری کی آنکھ مارے

۶ دیے ہیں آسمان تو نے زیادہ رنج، راحت سے ہنسایا ہے اگر دم بھر تو پہروں پھر رُلایا ہے

دیکھیں حاتم کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۷ ستم کرتا ہے چرغِ سفلہ پرور اہل غیرت پر جو کانوں سے نہ سنتے تھے وہ آنکھوں سے دکھاتا ہے

لیس الخبر کا لمعاینه۔(۷۵)

سنی ہوئی بات آنکھوں دیکھی جیسی نہیں ہوتی

بہادر شاہ ظفر (م ۱۲۷۹ھ / ۱۸۶۲ء)

۱ نہ پوچھو دل کہاں پہنچا، کسی کو کیا، کہیں پہنچا جہاں پہنچا نہ کوئی یہ وہیں پہنچا، وہیں پہنچا

دیکھیں خواجہ محمد میر اثر کے شعر نمبر ۱ کی حدیث

۲ ایک دم پر ہوا نہ باندھ حباب دم کو دم بھر میں یاں ہوا دیکھا

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی دنیا کو پسند کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو آخرت کو پسند کرتا ہے وہ اپنی دنیا کا ضرر کرتا ہے۔ تم فنا ہونے والی دنیا کو باقی رہنے والی چیز پر ترجیح نہ دو (آخرت کو پسند کرو دنیا کی پروا مت کرو)۔ (۷۶)

۳ بیچ میں پردہ دوئی کا تھا جو حائل اٹھ گیا ایسا کچھ دیکھا کہ دنیا سے مرا دل اٹھ گیا

ابن جریرؒ نے حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا۔ فرمایا: میں نے اپنے دل سے اس کو دیکھا۔ (۷۷)

۴ ظفر آدمی اس کو نہ جانیے گا ہو وہ کیسا ہی صاحب فہم وذکا

جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے ڈر جاتا ہے

اور استغفار کر لیتا ہے تو دل سے گناہ کا نقطہ دور ہو جاتا ہے لیکن اگر گناہ میں زیادتی کرتا ہے تو نقطہ بھی بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے یہی ہے وہ ران جس کا ذکر اللہ نے آیت بل ران علی قلوبھم ما کانو ا یکسبون میں فرمایا ہے۔(۷۸)

۵ تنگ تھا وسعت سے جس کی عرصہ ارض و سما جی میں کیوں کر اے دلِ آدم سمٹ کر آگیا

تفسیر قرطبی میں حکیم ترمذی کے حوالے سے حضرت ابن عباسؓ کی یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (آسمان، زمین وغیرہ پر عرض امانت اور ان کے جواب کے بعد) حق تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو خطاب فرمایا اور فرمایا کہ ہم نے اپنی امانت آسمان اور زمین کے سامنے پیش کی تو وہ اس کا بار اٹھانے سے عاجز ہوگئے، تو آپ اس بارِ امانت کو اٹھائیں گے مع اس چیز کے جو اس کے ساتھ ہے؟ آدمؑ نے سوال کیا کہ اے پرور دگار وہ چیز جو اس کے ساتھ ہے، کیا ہے؟ جواب ملا کہ اگر حملِ امانت میں پورے اترے (یعنی اطاعت مکمل کی) تو آپ کو جزاء ملے گی (جو اللہ تعالیٰ کے قرب و رضا اور جنت کی دائمی نعمتوں کی صورت میں ہو گی) اور اگر اس امانت کو ضایع کیا تو سزا ملے گی، آدمؑ نے (اللہ تعالیٰ کے قرب و رضا میں ترقی ہونے کے شوق میں اس کو اٹھالیا، یہاں تک کہ بار امانت اٹھائے ہوئے پر اتنا وقت بھی نہ گذرا تھا جتنا ظہر سے عصر تک ہوتا ہے کہ اس میں شیطان نے ان کو مشہور لغزش میں مبتلا کر دیا، اور جنت سے نکالے گئے۔(۷۹)

۶ چاہئے اس کا تصور ہی سے نقشہ کھینچنا دیکھ لو تصویر کو تصویر بھی کھینچی تو کیا

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۷ رب ارنی منہ سے نہ ہر گز کہے موسیٰؑ تیرا جو نظر جلوۂ رخسار نکو آئے

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۸ خانۂ دل ہے سفید اس کی سیاہی دور کر کیا سیاہی سے محل کرتا ہے تو اپنا سفید

جب انسان کوئی خطا کرتا ہے۔ تو اس کے دل پر ایک دھبہ پڑ جاتا ہے۔ پھر جب وہ اس سے باز آجاتا ہے۔ معافی مانگتا اور توبہ کرتا ہے۔ تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے- اور اگر پھر خطا کرتا ہے تو اس دھبے میں زیادتی ہو جاتی ہے- یہاں تک کہ اس کا سارا دل گھر جاتا ہے۔ اور یہی پردہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔(۸۰)

۹ چاہئے دل سے فقیری اس پہ کیا موقوف ہے اے ظفر رنگیں ہوا ہو جامۂ انساں سفید

جو کہ ہیں باتیں فقیروں کی ظفر وہ چاہئیں اس سے کیا حاصل اگر پہنا فقیرانہ لباس

جس شخص نے دکھاوے کے واسطے ایسی وضع بنائی۔ جو اس کی اصلی نہیں (یعنی حاجیوں یا علماء کا لباس پہن لیا۔ حالانکہ وہ حاجی ہے نہ عالم) تو گویا اس نے فریب کے دو کپڑے پہن لیے۔(۸۱)

۱۰ دنیا ہے سرائے اس میں تو بیٹھا مسافر ہے اور اتنا جانتا ہے یاں سے جانا تجھ کو آخر ہے

ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا۔ آپ کھجوروں کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ اور بدن پر چٹائی کے نشان پڑے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ہم آپ کے لیے ایک بچھونا بنا لیتے ہیں۔ جو چٹائی پر ڈالا جائے تاکہ آپ کے بدن پر نشان نہ پڑیں۔ آپ نے فرمایا مجھے دنیا (کی آسائش) سے کیا (غرض) میری اور دنیا کی مثال ایک سوار کی ہے۔ کہ اس نے ایک درخت کے سائے میں آرام کیا۔ اور اسے چھوڑا (اور چلتا ہوا)(۸۲)

۱۱ دنیائے دوں کی دے نہ محبت خدا ظفر انساں کو پھینک دے ہے یہ ایمان و دیں سے دور

دنیا کی محبت سب گناہوں کی سردار ہے۔ اور ایک (ہی) چیز کی محبت تمھیں اندھا اور گونگا کر دیتی ہے (۸۳)

۱۲ ر جو آگہہ ہے کوئی اس در کے آداب محبت سے
وہ پاپوسی کو اُس کی سر کے بل جائے عجب کیا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر انسان کے آگے سر جھکانا یعنی سجدہ کرنا میرے مذہب میں روا ہوتا۔ تو میں بیوی کو حکم دیتا۔ کہ وہ خاوند کو سجدہ کرے۔ یعنی بیوی کو اپنے شوہر کی اس قدر تعظیم اور فرماں برداری کرنی چاہیے۔ کہ خدا سے نیچے اُسی کو سمجھے۔(۸۴)

۱۳ ہے سفر در پیش اس بستاں سرا سے غنچہ وا باندھ تو رختِ سفر غافل سفر سے پیشتر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا۔ کونسا صدقہ سب سے اچھا ہے؟ فرمایا وہ صدقہ جو تو اس وقت دے۔ کہ تو تندرست ہو۔ مال جمع کرنا چاہتا ہو۔ اور مال دار ہونے کی خواہش رکھتا ہو۔ اور مفلسی سے ڈرتا ہو۔ اور صدقہ دینے میں توقف نہ کر۔ ایسا نہ ہو کہ تیرا دم حلق میں آجائے اور تو کہے فلانے کو اتنا دینا حالانکہ وہ فلانے (وارث) کا ہو چکا (۸۵)(۱۵۳)

۱۴ کتابوں میں دھرا کیا ہے بہت لکھ لکھ کے دھو ڈالیں ہمارے دل پہ نقش کالحجر ہے تیرا فرمانا

العلم فی الصغر کالنقش فی الحجر (۸۶)

بچپن میں علم، پتھر پر نقش کی طرح ہے۔

غالب (م ۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۹ء)

۱ اسے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا جو دوئی کی بو، بھی ہوتی تو کہیں دوچار ہوتا

ے قطرہ میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جزو میں کل کھیل لڑکوں کا ہوا، دیدہ بینا نہ ہوا

ے اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے حیراں ہوں پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں

ے جب کہ تجھ بن نہیں کوئی موجود پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے؟

ان سب کے لیے دیکھیں خواجہ میر درد کے شعر نمبر۱، اور ولی کے شعر نمبر۷ کی حدیث

۲ ع مری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی

ع عالم تمام حلقۂ دام خیال ہے

ع ہاں کھائیو مت فریبِ ہستی

ایک طویل حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا اور جنت کی کوڑا برابر جگہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اگر تم چاہو تو پڑھو:

فمن زحزح عن النار و ادخل الجنة فقد فاز وما الحیوة الدنیا الامتاع الغرور" (۸۷)

۳ گرنی تھی ہم پہ برقِ تجلی نہ طور پر دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھ کر

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۴ دھوپ کی تپش، آگ کی گرمی وقنا ربنا عذاب النار

دیکھیں عبدالحئی تاباں کے شعر نمبر ۴ کی حدیث

۵ بے طلب دیں تو مزا اس میں سوا ملتا ہے وہ گدا جس کو نہ ہو خوئے سوال اچھا ہے

مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو لقمے (طعام) یا ایک دو پھلوں کی خاطر در بدر پھرے بلکہ مسکین وہ ہے جسے اس قدر نہیں ملتا کہ وہ بے پروا ہو جائے یعنی اسے مزید حاجت نہ رہے اور اس کا اصلی حال معلوم ہو کہ اسے مستحق سمجھ کر صدقہ دیا جائے۔ اور نہ وہ سامنے ہو کر لوگوں سے سوال کرے۔(۸۸)

۶ سایہ اس کا ہما کا سایہ ہے خلق پر وہ خدا کا سایہ ہے

یوم لاظل الا ظله (۸۹)

جس دن پروردگار کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا

۷ بے خودی بے سبب نہیں غالب کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

دیکھیں درد کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۸ تھا زندگی میں مرگ کا کھٹکا لگا ہوا مرنے سے پیشتر بھی مرا رنگ زرد تھا

کفی للمرء بالموت واعظا۔ (۹۰)

آدمی کے لیے موت ایک واعظ کے طور پر کافی ہے

۹ نظر لگے نہ کہیں ان کے دست و بازو کو یہ لوگ کیوں مرے زخمِ جگر کو دیکھتے ہیں

العین حق۔ (۹۱)

نظر کا لگ جانا برحق ہے

۱۰ قطرہ دریا میں جو جائے تو دریا ہو جائے کام اچھا ہے وہ جس کا کہ مآل اچھا ہے

انما الاعمال بالخواتیم۔ (۹۲)

نہیں اعتبار کاموں کا مگر خاتمے پر

۱۱ اور دوڑایئے قیاس کہاں جانِ شیریں میں یہ مٹھاس کہاں

المومن حلو یحب الحلاوۃ۔ (۹۳)

مومن میٹھا ہے، مٹھاس کو پسند کرتا ہے

۱۲ بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب تماشائے اہلِ کرم دیکھتے ہیں

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے ابن آدم میں بیمار ہوا اور تو نے میری خبر نہ لی؟ وہ (مخاطب) کہے گا۔ اے خدا میں تیری خبر کس طرح لیتا۔ تو تو سارے جہانوں کا مالک ہے۔ خدا فرمائے گا: ''کیا تجھے معلوم نہیں ہوا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہو گیا تھا اور تو اس کے پاس نہیں گیا۔ کیا تجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کے پاس جاتا تو مجھے وہاں موجود پاتا۔ (یعنی میری خوشنودی حاصل کرتا) اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا۔ اور تو نے نہ دیا۔ وہ کہے گا اے خدا میں تجھے کس طرح کھانا دیتا۔ تو تو (خود) سارے جہانوں کا مالک ہے؟ خدا فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے نہ دیا۔ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اسے کھانا دیتا تو تو اسے میرے پاس دیکھ لیتا؟ اے ابن

آدم مین نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے نہ دیا۔ وہ کہے گا اے خدا میں تجھے کیسے پانی پلاتا۔ اور تو تو (خود) ہر ایک چیز کا مالک ہے؟ خدا کہے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا۔ اور تم نے نہ دیا۔ اگر تو اسے پانی پلاتا۔ تو اسے میرے پاس موجود پاتا. (یعنے مجھ سے اس کا اجر پاتا)۔ (۹۴)

نواب مصطفٰی خان شیفتہ (م ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء)

۱ یہی ہے شکر کہ دل کی نظر تو روشن ہے نظر تو خیرہ ہوئی برق لن ترانی سے

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۲ ممکن نہیں کہ برق نگہ غیر پر پڑے جز طور اور پر ہو تجلی محال ہے

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۳ شوخی نے تیری لطف نہ رکھا حجاب میں جلوے نے تیرے آگ لگادی نقاب میں

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۴ اٹھ صبح ہوئی مرغِ چمن نغمہ سرا دیکھ نورِ سحر و حسن گل و لطف ہوا دیکھ

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب ایک سفر میں تھے پانی کی کمی پڑ گئی حضور انور صلی اللہ علی وسلم نے فرمایا جو کچھ بچا کھچا ہوا پانی ہو وہ میرے پاس لے آؤ صحابہ نے ایک برتن لا کر حاضر کردیا جس میں قدرے پانی تھا آپ نے دست مبارک اس میں ڈال دیا اور فرمایا برکت والے پاک (پانی) کی طرف آؤ اور برکت اللہ کی طرف سے ہے۔ میں نے خود دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے بیچ میں سے پانی پھوٹ کر نکل رہا تھا اور کھانا کھایا جاتا تھا تو کھانے کے اندر سے ہم سبحان اللہ کی آواز سنا کرتے تھے (یعنی کھانا سبحان اللہ کہتا تھا (۹۵) اس کے علاوہ ہر چیز بزبانِ حال تسبیح میں مشغول رہتی ہے

۵ یا مُرسل الریاح ادھر کو بھی بھیج دے وہ بوئے خوش کہ جیبِ نسیم یمن میں ہے

انی لا جد نفس الرحمن من قبل الیمن۔ (۹۶)

یمن کی طرف سے مجھے خدا کی خوشبو آتی ہے (حضرت اویس قرنی وہیں کے تھے)

۶ جلے کیا کیا نہ عرضِ سوزشِ داغِ نہانی میں عجب آرام تھا جوں شمع ہم کو بے زبانی میں

من صمت نجا(۹۷)

جس نے خاموشی اختیار کی اس نجات پائی۔

خواجہ حیدر علی آتش (م ۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء)

۱ دکھایا حسن سے اعجاز موسیٰ کلک قدرت نے   یدِ بیضا بنایا پورِ انگشت حنائی کا

دیکھیں مرزا رفیع سودا کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۲ اے صنم عاشق سے روپوشی نہیں لازم تجھے   پردۂ موسیٰ نہیں اللہ کو دیدار کا

۳ حسن کا جلوہ بھی کم برقِ تجلی سے نہیں ۔ چشم موسیٰ سے جو دیکھے گا اسے غش آئے گا

دونوں کے لیے دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۴ پھوٹ بہنے دو انھیں یار کے آگے آتش   دل کا احوال بھی آنکھوں کو بیاں کرنے دو

حدیث میں ان لوگوں کا ذکر آتا ہے جو قیامت میں اللہ کے زیر سایہ رہیں گے۔ ایک وہ ہوں گے جن کی آنکھیں اللہ کی یاد میں بہتی ہوں گی۔(۹۸)

۵ تریاق کا ہے جوہر اس جسم سخت جاں میں   کالا بھی کاٹتا تو مجھ کو اثر نہ ہوتا

اقتلو ا الا سودین فی الصلوۃ الحیۃ و العقرب۔(۹۹)

مار دو دو کالوں کو نماز میں یعنی سانپ اور بچھو کو

۶ ہستی میں یاد آئے نہ کیوں کر عدم مجھے   وہ آدمی نہیں جسے حبِ وطن نہ ہو

حب الوطن من الایمان۔ (۱۰۰)

وطن کی محبت (بھی) ایمان میں سے ہے

۷ چکھا کے خوان کا اپنے نمک توکل نے   زبان کو مزۂ لقمۂ حلال دیا

مثل اصحابی فی امتی کا لملح فی الطعام۔ (۱۰۱)

میری امت میں میرے اصحاب ایسے ہیں جیسے کھانے میں نمک

۸ خاکساروں سے ملا کرتے ہیں جھک کر سر بلند   آسماں پیشِ زمیں بہر تواضع خم ہوا

دیکھیں سودا کے شعر نمبر ۵ کی حدیث

۹ غبارِ راہ ہو کر چشم مردم میں محل پایا   نہالِ خاکساری کو لگا کر ہم نے پھل پایا

من تواضع للّٰہ فقد رفعہ اللّٰہ۔(۱۰۲)

جو شخص اللہ کے لیے انکساری کرے گا اللہ اس کا درجہ بلند کرے گا

۱۰ لذتِ زخم سے محروم نہ رکھے قاتل ہاتھ کو اپنے نہ خیرات سے انساں روکے

دیکھیں سودا کے شعر نمبر ۶ کی حدیث

۱۱ ماہر اس سے ہم نہیں، جو کچھ ہماری ہے بساط جان حاضر ہے جو ہو مطلوب اُس دلخواہ کا

صحابہ کرامؓ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کرتے تھے فداک نفسی و ابی و امی(۱۰۳)

میری جان اور میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔

۱۲ فرقتِ یار میں مردہ سا پڑا رہتا ہے۔ روح قالب میں نہیں، جسم ہے تنہا باقی

النوم اخوا الموت۔(۱۰۴)

نیند موت کا بھائی ہے۔ یعنی نیند موت کے برابر ہے۔

سید مظفر علی اسیر (م ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء)

۱ دیا خدا نے یہ اس مشتِ خاک کو رتبہ سپہر قدر ہوا، آسماں جناب ہوا

دیکھیں خواجہ محمد میر اثر کے شعر نمبر ۱ کی حدیث

۲ اڑ چلے گا اور مضمون اس کے حسنِ پاک کا ہاتھ میں خامہ ہے شہپر طائرِ ادراک کا

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۳ کیا فائدہ جو قصر فلک مرتبت بنے وہ کام کر کہ جس سے تری عاقبت بنے

دیکھیں بہادر شاہ ظفر کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۴ درِ کریم ہے کس بات کی کمی ہے یہاں طلب کرے کوئی ذرہ تو آفتاب ملے

مطلب یہ کہ دعاء سے سب مسائل حل ہو جاتے ہیں اور حدیث میں ہے

ان الدعاء ھو العبادہ (۱۰۵)

دعاء ہی عبادت ہے

۵ آخر کلیم طور پہ غش کھا کے گر پڑے نظارۂ جمال غضب ہے جلال میں

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۶ اے ترک؟ بے گناہ، ہمارا گلا نہ کاٹ تفسیر دیکھ آیۂ حبل الورید کی

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۷ دونوں جہاں میں ایک حسیں ہے وہ بے مثال کوئی برابر اس کے نہ ہوگا، نہ تھا، نہ ہے

دیکھیں خواجہ محمد میر اثر کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۸ ہوں رہرو عدم مجھے دنیا سے کام کیا دو روز دیکھنے کو یہ میلا ٹھہر گیا

کونوا فی الدنیا اضیافاً ۔(۱۰۶)

دنیا کے لیے مہمان کے طور پر ہو جاؤ

سید اسمٰعیل حسن منیر شکوہ آبادی (م ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۲ء)

۱ چکا چوند آنکھوں میں ہو، ہوش اڑ جائیں، غش آ جائے کلیم اللہ گر اس مہر کی دیکھیں درخشانی

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۲ ہوا اشارۂ حضرتؐ سے چاند دو ٹکڑے ہوا نے کوچہ شق القمر میں کی رفتار

دیکھیں محمد میر سوز کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۳ خدا سے پائیں گے جس دن مقامِ محمود آپؐ خوشی سے عرش کے پہلو میں ہوں گے شکر گذار

دیکھیں قاضی محمود بحری کے شعر نمبر ۱ کی حدیث

۴ اولی الامر منکم جو حق نے کہا ہے اسی سے تمھاری اطاعت ہے واجب

انس بن مالك يحدث، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمع و اطع ولو لحبشيكان راسه زبيبة ۔ (۱۰۷)

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (حاکم کا حکم) سننا اور ماننا خواہ کسی ایسے (حقیر) حبشی غلام کا حکم ہو جس کا سر کشمش کی طرح ہو۔

۵ من استطاع سبیلا سے ہے مگر معذور برنگ شخص زمین گر ہے مزاج سقیم

فضلؓ (بن عباسؓ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے خاندان خثعم کی ایک

عورت آئی فضل اس کی طرف دیکھنے لگے وہ بھی فضل کی طرف دیکھنے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری طرف موڑ دیا اسی عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فریضہ حج میرے باپ پر اس وقت آیا جب کہ وہ بہت بوڑھا ہے کجاوہ میں سنبھل کر بیٹھ بھی نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں فرمایا ہاں۔(۱۰۸)

۶ ہم سا کوئی نادان منیر اور نہ ہوگا کل زاد کی تدبیر ہے، دنیا سے سفر آج

دیکھیں مصحفی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۷ وعدہ وفا کر اپنی کرامت سے اے کریم ادعونی استجب لکم ارشاد ہے ترا

دیکھیں سید مظفر علی اسیر کے شعر نمبر ۴ کی حدیث

۸ ہو جائے یوم یکشف عن ساق کا گماں برپا ہو حشر تازہ جو دامن اٹھایئے

پنڈلی کے کشف سے مراد ہے میدان حشر میں نور الٰہی کی ایک مخصوص پرتو اندازی۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے حضور نے ارشاد فرمایا ہاں! دوپہر کے وقت جبکہ ابر بھی نہ ہو کیا تم کو سورج کے دیکھنے میں کچھ اشتباہ ہوتا ہے یا چودھویں تاریخ کو جب ابر نہ ہو تم کو چاند دیکھنے میں کوئی رکاوٹ ہوتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں اے رسول خدا۔ ارشاد فرمایا جیسے تم کو سورج اور چاند کو دیکھنے میں اشتباہ نہیں ہوتا اسی طرح قیامت کے دن اللہ کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔(۱۰۹)

۹ سر پر اٹھالیا فلک بے ثبات کو قدِ بشر ستون ہے قصر حیات کا

الصلوۃ عما د الدین ۔(۱۱۰)

نماز دین کا ستون ہے

۱۰ ردِ بلا ہوئی صدقہ کیوں نہ دیں حضور خیرات آپ کرنے لگے ہم کو گاڑ کے

صدقة القليل تدفع البلاء الكثير ۔ (۱۱۱)

تھوڑا صدقہ بھی بہت سی بلاؤں کو دفع کر دیتا ہے۔

۱۱ اسیر دام علائق نکل سکے کیونکر کھلے ہوں سیکڑوں دروازے پر راہ نہ ملے

دیکھیں مومن کے شعر نمبر ۱۶ کی حدیث

۱۲ بخشش کی آبرو نہیں رہتی نمود سے یوں چھپ کے دو کہ دستِ گدا کو خبر نہ ہو

اذا الصدق بصد قة بیمینه فاخفا ها عن شماله۔ (۱۱۲)

جب صدقہ کرے دائیں ہاتھ سے تو اس کو پوشیدہ رکھے اپنے بائیں سے

۱۳ قتل نامہ مرا لکھو تو سہی مہر کردیں گے داغ حسرت کے

کرم الکتاب ختمه۔ (۱۱۳)

خط کی عزت اس کی مہر ہے

۱۴ شاگردِ حضرت علی اوسط ہوا اے منیر خیر الامور اوسطہا پر نظر رہے

خیر الا مور او سطها۔ (۱۱۴)

تمام کاموں میں بہتر ان کا وسط ہے۔

مفتی غلام سرور لاہوری (م ۱۳۰۷ھ / ۱۸۹۰ء)

۱ تیری خاطر ہو گیا وحدت کا کثرت میں ظہور حق نے تیرے واسطے سارا جہاں پیدا کیا

لو لاك لما خلقت الافلاك۔ (۱۱۵)

اگر آپ نہ ہوتے تو کائنات نہ ہوتی

۲ ملے گی کیا مدد تجھ کو مددگارانِ دنیا سے امید یاوری ان سے نہ یاں رکھنا نہ واں رکھنا

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۴ کی حدیث

۳ بہ شہراہِ طریقت جس نے کامل رہنما پایا اسی نے منزلِ صدق و صفا کا راستہ پایا

دیکھیں نظرا کبر آبادی کے شعر نمبر ۶ کی حدیث

۴ عمل کا شرف حق کو منظور ہے نہ پوچھے گا سرور حسب اور نسب

حضرت سمرۃؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا (دنیا والوں کے نزدیک) حسب (یعنی موجب برتری اور وجہ عزت) مال ہے اور اللہ کے نزدیک عزت تقویٰ ہے) (۱۱۶)

۵ کھول آنکھیں اور دیکھ روشن ہر طرف انوارِ ذات بن کے بینا دیدۂ باطن سے کر دیدارِ ذات

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ا کی حدیث

امیر احمد امیر مینائی (م ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء)

۱ قمر کو کس طرح کرتی نہ وہ انگشت دو ٹکڑے انھیں دو نقطہ زیریں کا طالب لفظ تھا ید کا

عن انسؓ قال سال اهل مكة ان يراهم اية فاراهم انشقاق القمر۔(۱۱۷)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں جب بارگاہِ نبوت میں اہلِ مکہ نے کوئی نشانی دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کے ٹکڑے کرکے دکھائے۔

۲ شبِ معراج کیا اس مقتدا نے مرتبہ پایا خدا مشتاق شہرہ قدسیوں میں آمد آمد کا

معراج کی حدیث میں آتا ہے۔

عن انس رضى الله عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم حد ثهم عن ليلة اسرى به قال بينما انا فى الحطيم ور بما قال فى الحجر مضطجعا اذاتاني ات فشق مابين هذہ الى هذہ يعنى من ثغرة نحره الى شعرته فاستخرج قلبى ثم اتيت بطشت من ذهب مملوء ايمانا فغسل قلبى ثم حشى ثم اعيدوافى رواية ثم غسل البطن بماء زمزم ثم ملئ ايمانا و حكمة ثم اتيت بدابة دون البغل فوق الحمار ابيض يقال له البراق بضع خطوه عندا قصى طرفة فحملت عليه فانطلق بى جبرئيل حتى انى الى السماء الدنيا فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل اناقيل ومن معك قال محمد قيل و قدارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجى الخ (مشكوة)(۱۱۸)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کا حال بیان فرمایا جس میں آپ کو آسمان پر لے جایا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا میں حطیم یا حجر میں تھا کہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور آپ نے اشارہ سے فرمایا کہ یہاں سے یہاں

تک میرے سینہ کو شق کیا یعنی گردن سے لے کر ناف تک پھر میرے دل کو نکالا پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا اور اس میں میرے دل کو دھویا پھر دل میں (خدا کی محبت) بھر دی گئی اور پھر دل کو سینے کے اندر رکھ دیا گیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میرے پیٹ کو دھویا گیا زمزم کے پانی سے۔ اس میں ایمان و حکمت کو بھرا گیا اس کے بعد سواری کا جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے اونچا تھا۔ یہ جانور سفید رنگ کا تھا اور اس کا نام براق تھا اس کا ایک قدم حد نظر تک اٹھتا تھا پھر مجھ کو اس پر سوار کیا گیا۔ جبرائیل مجھ کو لے کر چلے یہاں تک کہ میں آسمان دنیا کے نیچے پہنچا۔ جبرئیلؑ نے دروازہ کھولنے کو کہا۔ پوچھا گیا کون ہے؟ جواب دیا جبرئیلؑ پوچھا گیا کہ آپ کے ہمراہ کون ہے۔ حضرت جبرئیل نے جواب دیا محمدؐ۔ فرشتوں نے پوچھا کیا آپ کو بلوایا گیا ہے۔ جبرئیل نے جواب دیا ہاں! تو فرشتوں نے کہا مرحبا مرحبا خوش آمدید خوش آمدید آپؐ کا آنا مبارک۔ کتنے اچھے ہیں آنے والے۔

۳ اوّل عالم ایجاد ہے یوں خلقت پاک سورۂ الحمد سے قرآن کا ہے جیسے آغاز

اول ما خلق اللّٰہ نوری۔ (۱۱۹)

سب سے پہلے میرا نور اللہ نے پیدا کیا

۴ امیر جلوۂ وحدت سے آشنا ہو دل وہی ظہور وہی شان ہے جدھر دیکھو

دیکھیں خواجہ میر درد کے شعر نمبر ا کی حدیث

۵ چاہنا ہم کو تو اس کا چاہیے وہ ہمیں چاہے تو پھر کیا چاہیے

دیکھیں خواجہ میر اثر کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۶ جمالِ یار کو کہتے ہو تم کہاں دیکھا کلیم ہوش میں آؤ بھی تم کہاں دیکھا

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۷ کوئی کافر، کوئی مسلمان ہے مجمع نور و نار ہے دنیا

حضرت انس بن مالک راوی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے فرشتہ عرض کرتا ہے اے رب (اب) نطفہ ہے (اب) بستہ خون کا لوتھڑا ہے (اب) بوٹی ہے (ان مراحل سے گذرنے کے بعد) جب اللہ اس کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ

عرض کرتا ہے اے رب کیا یہ نر ہے یا مادہ، نیک ہے یا بد بخت، اس کا رزق کیا ہے، اس کی مدتِ زندگی کیا ہے، یہ سب کچھ ماں کے پیٹ ہی میں لکھ دیا جاتا ہے۔(۱۲۰)

۸ نہیں ممکن رسائی لامکاں تک نشاں کس طرح پہنچے بے نشاں تک

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۹ عکس آئینہ سے یہ ظاہر ہے تو ہی اول ہے، تو ہی آخر ہے

دیکھیں خواجہ میر درد کے شعر نمبر ۱ کی حدیث

۱۰ خوشی کا رنج ہے مجھ کو، ملال کی ہے خوشی کہ رنج ہے پسِ راحت، خوشی ملال کے بعد

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۸ کی حدیث

۱۱ یہ وارفتۂ شوق دیدار تھے تجلی کے موسیٰ طلب گار تھے

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۱۲ نور جس کا قبل خلقت تھا، ہوا اس کا ظہور رحمت آئی، رحمۃ للعالمین پیدا ہوا

دیکھیں خواجہ محمد میر اثر کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۱۳ میہماں جب شب معراج ہوئے دعوت میں چشمہ کوثر کا ملا، روضۂ جنت پایا

دیکھیں انشاء اللہ خان انشا کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۱۴ قاب قوسین جس کو کہتے ہیں ہے وہ ادنیٰ مقام احمد کا

دیکھیں خواجہ محمد میر اثر کے شعر نمبر ۱ کی حدیث

۱۵ جرم گو بے حد ہیں، پر میں عاشقِ مولیٰ تو ہوں آیۂ لاتقنطوا کیوں کر نہ نکلے فال میں

دیکھیں عبدالحیٔ تاباں کے شعر نمبر ۱ کی حدیث

۱۶ حضرت کا علم، علم لدنی تھا اے امیر دیتے تھے قدسیوں کو سبق بے پڑھے ہوئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"ہم امی گروہ ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب داں ہیں"۔(۱۲۱)

۱۷ افتادگی میں بھی مجھے معراج ہے نصیب ٹھوکر بھی کھائی ہے تو محبت کی راہ میں

الصلوٰۃ معراج المؤمن۔ (۱۲۲)

نماز مومنوں کی معراج ہے

۱۸ کیسی گھڑی تھی گھر سے جو نکلا تھا میں غریب پھر دیکھنا نصیب نہ مجھ کو وطن ہوا

حب الوطن من الایمان ۔ (۱۲۳)

وطن کی محبت (بھی) ایمان میں سے ہے

۱۹ سرد آہیں جب کسی نے کیں وطن یاد آگیا چار جھونکے جب چلے ٹھنڈے چمن یاد آگیا

اوپر والے شعر کی حدیث دیکھیں۔

۲۰ قتل موذی کا تو شرعاً ہے درست ناصح اب تک کیوں سلامت رہ گیا

خمس من الدواب کلھن فاسق یقتلن فی الحرم الغراب والحدأۃ والعقرب و الفارۃ والکلب العفور۔ (۱۲۴)

پانچ جانور ہیں وہ سب موذی بدذات ہیں، مار ڈالے جائیں حرم میں۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا، کتا کاٹنے والا۔

۲۱ دورنگی سے نہیں خالی ہے کوئی بات اس بت کی پیام صلح لب پر، جنگ کے آثار چتون پر

من کان ذالسا نین فی الدنیا جعل اللہ لہ یوم القیمۃ لسانین من نار ۔ (۱۲۵)

جو شخص دنیا میں دو زبان والا (یعنی منافق) ہوگا، اللہ تعالی اس کے لیے قیامت میں دو آتشیں زبانیں بنائے گا۔

۲۲ مرتبہ پیشِ خدا ہوتا ہے اتنا ہی بلند جس قدر ملتا ہے انساں سے انساں جھک کر

من تواضع للّٰہ فقد رفعہ اللّٰہ ۔(۱۲۶)

جو شخص اللہ کے لیے انکساری کرے گا اللہ اس کا درجہ بلند کرے گا۔

۲۳ امیر پائے طلب جب سے توڑ کر بیٹھے کبھی نہ ہاتھ سوئے اغنیا بلند ہوا

الید العلیا خیر من الیدالسفلیٰ ۔ (۱۲۷)

اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے

۲۴ اتنی وابستگی جہاں سے کی شہر بیگانہ، تم مسافر ہو

کن فی الدنیا کانک غریب اوکانک عابر سبیلٍ وعد نفسک من اصحاب القبور۔ (۱۲۸)

رہ دنیا میں مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور گن لے اپنی جان کو قبر والے

مردوں میں۔

۲۵ نوجوان لوگ کیا نہیں کرتے دل لگایا تو کیا گناہ کیا!

الشباب شعبة من الجنون(۱۲۹)

جوانی جنون کا حصہ ہے۔

نواب مرزا خان داغ (م ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۵ء)

۱ یارب ہے بخش دینا بندے کو کام تیرا محروم رہ نہ جائے کل یہ غلام تیرا

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۵ کی حدیث

۲ ان آنکھوں نے کیا کیا تماشا نہ دیکھا حقیقت میں جو دیکھنا تھا، نہ دیکھا

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۳ جلوہ دیدار نے بے خود کیا حسرتِ دیدار باقی رہ گئی

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۴ وہ کوہِ طور تھا موسیٰ کا حصہ الٰہی میں تجھے دیکھوں کہاں سے

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۵ ایمان کی کہیں گے ایمان ہے ہمارا احمد رسول تیرا، مصحف کلام تیرا

شمس الضحیٰ محمد، بدر الدجےٰ محمد ہے نورِ پاک روشن ہر صبح و شام تیرا

قرآن حکیم میں کئی جگہ محمد رسول اللہ آیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے

القرآن کلام اللہ۔(۱۳۰)

قرآن اللہ کا کلام ہے قرآن پاک میں آتا ہے

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ○ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ○ (۱۳۱)

یہی تلمیح مذکورہ بالا شعر میں ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے،

عن جابرِ بن سمرة رضی اللّٰه عنه قال رایت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی لیلة اضحیان وعلیه حلة حمراء فجعلت انظرالیه والی القمر فلهو عندی احسن من القمر

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ چاندنی رات میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو میں دیکھ رہا تھا۔ حضور اس وقت سرخ جوڑا زیب تن کیے ہوئے تھے۔ میں کبھی چاند کو دیکھتا تھا اور کبھی آپ کو بالآخر میں نے یہی فیصلہ کیا کہ حضور چاند سے کہیں زیادہ حسین و جمیل ہیں۔

۶ آغاز کو کون پوچھتا ہے انجام اچھا ہو آدمی کا

انما الاعمال بالخواتیم (۱۳۲)

نہیں اعتبار کاموں کا مگر خاتمے پر

۷ یہ کام نہیں آساں، انسان کو مشکل ہے دنیا میں بھلا ہونا، دنیا کو بھلا کرنا ہو

خیر الناس من ینفع الناس۔ (۱۳۳)

آدمیوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے

۸ کھل جائے ابھی عالم بالا کی حقیقت اس راز کو پوچھو جو کسی خاک نشین سے

دیکھیں سودا کے شعر نمبر ۵ کی حدیث

۹ داغ ہر شخص سے جھک کر ملیے کچھ عجب چیز ملنساری ہے

من تواضع للّٰہ فقد رفعه اللّٰہ۔ (۱۳۴)

جو شخص اللہ کے لیے انکساری کرے گا اللہ اس کا درجہ بلند کرے گا

۱۰ دشمنوں سے دوستی، غیروں سے یاری چاہیے خاک کے پتلے بنے تو خاکساری چاہیے

من یحرم الرفق یحرم الخیر کله۔ (۱۳۵)

جو شخص نرمی سے بے نصیب ہوا خیر سے بے نصیب رہا۔

۱۱ برائی نہ چاہے بروں سے نبا ہے اگر ہے تو دنیا میں مشکل یہی ہے

دیکھیں ناسخ کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۱۲ غم دو جہان بھی ہے کافی مجھے مگر آدمی کو قناعت نہیں

دیکھیں سودا کے شعر نمبر ۸ کی حدیث

۱۳ نصیب سوئے تو بیدار کوئی ہوتا کہ شرط باندھ کے مردے سے وہ تو سوتا ہے

النوم اخوا الموت۔ (۱۳۶)

نیند موت کا بھائی ہے

۱۴ گیسوؤں پر ہاتھ رکھ کر ناز سے کہتے ہیں وہ سامری کو بھی تو ڈس جائیں یہ دو کالے مرے

اقتلوا الاسودین فی الصلوٰۃ الحیۃ والعقرب (۱۳۷)

مار دو دو کالوں کو نماز میں (یعنی) سانپ اور بچھو کو

۱۵ الاماں الاماں کہے گا فلک تیر جس دم مری دعا کے چلے

الدعاء یرد البلاء۔ (۱۳۸)

دعا دفع کرتی ہے بلا کو

۱۶ وہ عرضِ وصل سے رکھتے ہیں ہاتھ کانوں پر اثر یہ خوب تری طرز گفتگو نے کیا

اذان کے لیے کانوں پر ہاتھ رکھے جاتے ہیں

۱۷ ہوش اڑتے ہیں دیکھ کر ان کو ایسے دیکھے پری لقانہ سنے

مالا عین رات ولا اذن سمعت (۱۳۹)

نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا،

۱۸ بشر نے خاک پایا، لعل پایا، یا گہر پایا مزاج اچھا اگر پایا تو سب کچھ اس نے بھر پایا

البر حسن الخلق۔ (۱۴۰)

خوئے نیک عمدہ خوبی ہے

۱۹ کیا عیش جاوداں کہ غم جاوداں نہیں انسان کو ہے موت کا کھٹکا لگا ہوا

کفی للمرءِ بالموت واعظاً۔ (۱۴۱)

آدمی کے لیے موت ایک واعظ کے طور پر کافی ہے۔

۲۰ عاجز جو طبیب آگیا ہے اب وقت قریب آگیا ہے

اذا ارادا اللّٰہ تعالی انفاذ قضائہ و قدرہٖ سلب ذو ا العقول عقولھم حتی ینفذ فیھم قضاء ہٖ و قدرہ۔ (۱۴۲)

جب اللہ تعالیٰ اپنی قضا و قدر کو نافذ کرنا چاہتا ہے تو عقلمندوں کی عقل کو سلب کر لیتا ہے حتی کہ ان میں اس کی قضا و قدر نفوذ کر جاتی ہے۔

۲۱ مریضِ غم سے چلے پیش کیا طبیبوں کی بغیر حکم الٰہی، نفس نہیں چلتا

اوپر والے شعر کی حدیث دیکھیں

۲۲ کچھ روئے ہیں، کچھ مرتے ہیں، کچھ لوٹ رہے ہیں — کس کی نظر بد تری محفل کو لگی

العین حق ۔ (۱۴۳)

نظر کا لگ جانا برحق ہے۔

محسن کاکوروی (م ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء)

۱ شعلۂ طور کا کاغذ یہ کھنچا نقشہ ہے — خاکہ انگارہ کفِ دستِ یدِ بیضا ہے

دیکھیں مرزا محمد رفیع سودا کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۲ قطرہ جب ساحل تشبیہ ہوا رورو کر — آیا دامن میں لیے گردِ یتیمی گوہر

پانی پانی میں ہوا جوش مروت سے مگر — معنی تازہ طبیعت سے کھلے یوں دل پر

کہ درین قطرۂ سائل نمِ لا تنھر نیست — وزپے درِ یتیم آیۂ لا تقھر نیست

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اللہ سے ایک درخواست کی تھی لیکن اگر نہ کی ہوتی تو میرے نزدیک بہتر ہوتا میں نے عرض کیا تھا پروردگار تو نے سلیمان بن داود کو بڑی حکومت عطا فرمائی اور فلاں کو فلاں چیز دی۔ اللہ نے فرمایا محمدؐ! کیا میں نے تجھ کو یتیمی کی حالت میں نہیں پایا اور پھر کیا تجھے ٹھکانہ نہیں دیا میں نے عرض کیا بیشک پروردگار (تو نے یہ انعام فرمایا) (۱۴۴)

لاتقھر سے متعلق حدیث

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کا وہ مکان بہترین ہے جس میں کسی یتیم سے اچھا سلوک کیا جائے اور مسلمانوں کا بدتر مکان وہ ہے جس میں کسی یتیم سے بدسلوکی کی جائے حضور نے اپنی دونوں انگلیوں (کو جوڑ کر ان سے) اشارہ کرتے ہوئے فرمایا جنت میں، میں اور یتیم کا سرپرست اس طرح (متصل) ہوں گے۔ (۱۴۵)

لا تنھر سے متعلق حدیث کے لیے دیکھیں قلندر بخش جرأت کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۳ عالم میں وہی ہوا ہے چلتی — جو صبح الست کو چلی تھی

دیکھیں محمد میر سوز کے شعر نمبر ا کی حدیث

۴ ہم رنگِ ارم زمانہ بشگفت — طوبیٰ لک یا ابا البشر گفت

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا طوبیٰ کیا ہے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے (جس کا پھیلاؤ) سو سال کی رفتار کے برابر ہے اہلِ جنت کے کپڑے اس کے شگوفوں سے برآمد ہوں گے۔(۱۴۶)

۵ روے حسنات سوے اخیار چشم رحمت سوے گنہگار

حضرت ابو ذرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ نصیحت فرمایئے فرمایا جب تو کوئی گناہ کرے تو اس کے پیچھے نیکی (بھی ضرور) کرنا۔ نیکی بدی کو مٹادے گی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نیکیوں میں سے لا الہٰ الا اللہ (کا اقرار) بھی ہے۔ فرمایا وہ سب نیکیوں سے افضل ہے۔(۱۴۷)

۶ منظورِ اشارۂ فکبر قائم بہ مقام قُم فَانذِر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی شخص کی نماز اس وقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک وہ پورا پورا وضو کر کے قبلہ رو نہ ہوا اور اللہ اکبر نہ کہے۔(۱۴۸)

۷ آنکھوں سے لکھوں صفت وہ آنکھیں مالا عین رات وہ آنکھیں

مالا عین رات ولا اذن سمعت۔(۱۴۹)

نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا

۸ اس کی توصیف میں اک شمہ ہے قرآن شریف کہ لکھا خامۂ قدرت نے بوجہ احسن

عن سعد بن هشام قال سالت عائشة ام المومنين رضى الله عنها فقلت اخبرنى عن خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم! فقالت اما تقرا القر ان قلت بلىٰ فقالت: كان خلقه القر ان۔(۱۵۰)

حضرت سعد بن ہشامؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ آپ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو بیان فرمائے حضرت عائشہ نے کہا کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ہو؟ میں نے کہا بیشک میں قرآن پڑھتا ہوں تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت قرآن تھی۔

۹ پیشوائے رسل سید نسل آدم جلوہ حضرت حق نور مجسم ہمہ تن

عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم انا سید ولد ادم۔ (۱۵۱)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں سردارِ اولادِ آدم ہوں“

ایک اور حدیث میں ہے:

عن ابی هریرةؓ قال قا لو ا یا رسول اللّٰه متی وهبت لك النبوة قال آدم بین الروح و الجسد

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے دریافت کیا یارسول اللہ آپ کو نبوت کب عطا ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت حضرت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے (۱۵۲)

۱۰ نہ رہے چشمہ کوثر کی تمنا مجھ کو اس طرح کرلے تو اپنا مجھے مفتون دہن

عن سهل بن سعد قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم انی فرطکم علی الحوض من مربی علی شرب و من شرب لم یظماء ابداً۔ (۱۵۳)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمھارا میزبان ہوں گا حوض کوثر پر جو شخص میرے پاس آئے گا وہ پانی پیے گا وہ کبھی پیاسا نہیں رہے گا۔

۱۱ افضلیت پہ تری مشتمل آثار و کتب اولیت پہ تری متفق ادیان و ملل

عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منه۔ (۱۵۴)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو نبی کے بہترین طبقوں میں قرن کے بعد قرن پیدا کیا گیا ہے یہاں تک کہ

میں اس قرن میں ہوا جس قرن سے کہ میں ہوں۔

۱۲ تھا بندھا تار فرشتوں کا درِ اقدس پر شبِ معراج میں تھا عرش معلیٰ بادل

عن انسؓ قال کان ابوذ ریحدث ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال فرج سقف بیتی وانا بمکۃ فنزل جبرئیل۔(۱۵۵)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ابوذرؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے گھر کی چھت کھول دی گئی اور میں اس وقت مکہ میں تھا پس جبرئیلؑ تشریف لائے۔

مولانا احمد رضا خان بریلوی (م ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء)

۱ ورفعنالک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر بول بالا ہے ترا، ذکر ہے اونچا تیرا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے آیت ورفعنا لک ذکرک کے معنی پوچھے حضرت جبرئیلؑ نے کہا، اللہ فرماتا ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے گا تو میرے ساتھ تیرا ذکر بھی کیا جائے گا۔(۱۵۶)

۲ انت فیھم نے عدو کو بھی لیا دامن میں عیشِ جاوید مبارک تجھے شیدائی دوست

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے میری امت کے لیے عذاب سے محفوظ رہنے کی دو آیات مجھ پر نازل فرمائیں فرمایا وما کان اللّٰہ لیعذ بھم وانت فیھم وما کان اللّٰہ معذ بھم و ھم یستغفرون اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ ان کو عذاب دے اور آپ ﷺ ان میں موجود بھی ہوں اور جب تک وہ معافی مانگتے رہیں گے اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہیں دے گا۔(۱۵۷)

۳ وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا، نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم تو (یعنی مکہ) سب سے برتر زمین ہے اور اللہ کو زمین کے ہر حصہ سے زیادہ پیاری ہے اگر مجھ کو تیرے اندر سے نکالا نہ جاتا تو میں نہیں نکلتا۔(۱۵۸)

۴ وصف رخ ان کا کیا کرتے ہیں شرح والشمس و ضحیٰ کرتے ہیں
ان کی ہم مدح و ثناء کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں
دیکھیں داغ کے شعر نمبر ۵ اور قاضی محمود بحری کے شعر نمبر ا کی حدیث

۵ نہ عرشِ ایمن نہ انی ذاهب میں میہانی ہے نہ لطف اُدن یا احمد نصیب لن ترانی ہے
دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۶ مومن ہوں، مومنوں پہ رؤف ورحیم ہو سائل ہو، سائلوں کی خوشی لانھر کی ہے
دوسرے مصرع سے متعلق دیکھیں قلندر بخش جرأت کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۷ پر ان کا بڑھتا تو نام کو تھا حقیقتہً فعل تھا اُدھر کا تنزلوں میں ترقی افزادنیٰ تدلّیٰ کے سلسلے تھے
دیکھیں خواجہ محمد میر اثر کے شعر نمبر ا کی حدیث

۸ وہی ہے اول، وہی ہے آخر، وہی ہے ظاہر، وہی ہے باطن
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اس کی طرف گئے
دیکھیں خواجہ میر درد کے شعر نمبر ا کی حدیث

۹ من زار تربتی وجبت له شفاعتی ان پر درود جن سے نوید ان بشر کی ہے

من زار قبری وجبت له شفاعتی

جو میرے مزار کی زیارت کرے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے۔(۱۵۹)

سید اکبر حسین رضوی الہ آبادی (م ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء)

۱ جھوٹ سے نفرت کلی ہو، طمع سے پرہیز ہو نہ کچھ اور، پر اتنا تو مسلمان میں ہو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو بتاؤں کہ سب سے بڑے کبیرہ گناہ کون سے ہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور فرمائیے، فرمایا اللہ کا ساجھی قرار دینا، ماں باپ سے سرکشی کرنا، حضور اس وقت تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ فوراً اٹھ بیٹھے اور فرمایا سنو، اور جھوٹی بات کہنی۔ جھوٹی شہادت دینی، حضور نے اس لفظ کو بار بار اتنی مرتبہ فرمایا کہ ہم نے (اپنے دل میں) کہا اب حضور خاموش ہو جاتے تو بہتر تھا۔(۱۶۰)

۲ تو دل میں تو آتا ہے، سمجھ میں نہیں آتا بس جان گیا میں تری پہچان یہی ہے
دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث
۳ غفلت نے کر دیا جنھیں آزاد وہ ہنسیں میری نگاہ میں تو یہ دنیا ہی جیل ہے
الدنیا سجن المومن وجنة الکافر (۱۶۱)
دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت
۴ زوال جاہ و دولت میں بس اتنی بات ہے اچھی کہ دنیا کو بخوبی آدمی پہچان لیتا ہے
اذانظر احد کم الیٰ من فضل علیه فی المال و الخلق فلینظر الیٰ من هو اسفل منه۔(۱۶۲)
جب کوئی دیکھے مال اور صورت میں اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے۔
۵ دنیا میں ہوں دنیا کا طلبگار نہیں ہوں بازار سے گزرا ہوں خریدار نہیں ہوں
کونو ا من ابناء الاٰخرةِ ولا تکونو امن ابناء الدنیا۔(۱۶۳)
تم آخرت کے فرزند بن جاؤ اور دنیا کے فرزند مت بنو۔

شاد عظیم آبادی (م ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۶ء)

۱ بنا دے شاد کو بھی راز دارِ علم الاسما خدایا، داور ھیّئ لنا من امر نا رشدا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک دعا میں فرمایا خداوندا میں آپ سے اس نام کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں جس سے آپ نے اپنے ذات پاک کو مسمی فرمایا اور جو نام آپ نے اپنی کتاب میں نازل کیے اور جو نام مخلوق میں سے کسی کو سکھلائے اور ان ناموں کے وسیلے سے جن کا علم کسی کو نہیں۔(۱۶۴)
۲ جلوۂ یار کا اب تک بھی وہی عالم ہے شجر طور نہ باقی ہے نہ موسیٰ باقی
دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث
۳ جس کو کہتے ہیں جنوں، نام ہے اس کا عرفاں عقل کے فہم میں کب آئے گی حالت اس کی
دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۴ جو اس کی مرضی وہ اپنی مرضی، یہی اگر روح نے ہے سوچا
ہمیشہ ہم کو ستائے گا دل، ہمیشہ نوبت بجاں رہے گی
دیکھیں خواجہ محمد میر اثر کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۵ اجل سلادے گی سب کو آخر کسی بہانے، تھپک تھپک کر
نہ ہم رہیں گے، نہ تم رہو گے، نہ شادیہ داستاں رہے گی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درد، دکھ موت کے قاصد ہیں۔ جب وقت مقرر آجاتا ہے تو موت کا فرشتہ آپہنچتا ہے۔ اور کہتا ہے اے بندے کتنی ہی خبروں کے بعد خبریں آتی رہیں، قاصدوں کے بعد قاصد اور پیاموں کے بعد پیام بھی آتے رہے اب میں آخری خبر ہوں میرے بعد کوئی خبر نہیں آئے گی میں آخری قاصد ہوں میرے بعد کوئی قاصد نہیں آئے گا۔ اب چارو ناچار حکم رب پر تجھے لبیک کہنا ہے جب موت کا فرشتہ روح قبض کر لیتا ہے اور (اقربا اعزہ) اس پر چیخنے پیٹنے ہیں تو موت کا فرشتہ کہتا ہے تم کس پر چیختے ہو، کس پر چیختے ہو، کس پر رو رہے ہو۔ خدا کی قسم میں نے اس کی مدت حیات میں کوئی کمی نہیں کی، نہ میں نے اس کا رزق کھایا، بلکہ اس کے رب نے اس کو بلالیا ہے رونے والا اپنے اوپر روئے خدا کی قسم میرے بار بار لوٹ لوٹ کر پھیرے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ میں تم میں سے کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔ (۱۶۵)

مولانا شبلی نعمانی (م ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء)

۱/ ھذا ولقد بلغت اقصاہ فاسعوا وتوکلو علی اللّٰہ

دوسرے مصرع سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز قائم ہو جائے تو تم اس کی طرف سعی کرتے (یعنی دوڑتے) ہوئے نہ آؤ بلکہ پھر پر سکون اور باوقار طریقہ سے چل کر آؤ پھر جتنی نماز مل جائے (امام کے ساتھ) پڑھ لو جتنی فوت ہو جائے اس کو پورا کر لو۔ (۱۶۶)

عن عمر قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لو انکم تتوکلون علی اللّٰہ حق توکلہ لرز قکم کما یرزق الطیر تغدو خماصا و تروح بطانا.

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر تم اللہ پر اس طرح توکل کرو جس طرح کہ توکل
کرنے کا حق ہے تو وہ تم کو روزی دے جس طرح کہ پرندے روزی دیے جاتے
ہیں صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو آسودہ ہو کر لوٹتے ہیں (۱۶۷)

۲۔ع لاکھ تک بھی تو کہہ سکتے ہیں اس کو قنطار

ابن جریر نے حضرت انسؓ کی روایت قنطار کی تشریح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے کہ ایک ہزار دو سو (قنطار) ہے۔ (۱۶۸)

اس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ کثرت مہر کی کوئی حد بندی نہیں۔ اسی پر اجماع ہے۔

۳ یہ طریقہ متوارث ہے تو کفار میں ہے ورنہ اسلام ہے اک مجلسِ شوریٰ کا نظام

دیکھیں شیخ ابراہیم ذوق کے شعر نمبر ۴ کی حدیث

حوالہ جات

۱۔ تفسیر مظہری، سورۃ الاعراف، ص ۳۸، حیدر آباد دکن ۱۱۹۸ھ

۲۔ ایضاً، ص ۴۸۰، حیدر آباد دکن ۱۱۹۸ھ

۳۔ بخاری و مسلم،

۳۔ جمع الفوائد، ج ۲، ص ۲۰۰، طبع میرٹھ

۴۔ انتخاب حدیث، ص ۱۸۵، لاہور ۱۹۸۸ء

۵۔ مسند احمد، ۱/ ۴۴۷، حدیث ۲۴۴۳،

۶۔ اردو میں قرآن و حدیث کے محاورات ص ۸۰

۷۔ شرح السنۃ، ج ۴، ص ۴۵۹، المکتب الاسلامی

۸۔ بخاری شریف، کتاب الجنائز، ۱/ ۱۷۰، طبع دہلی

۹۔ شعب الایمان، ۶/ ۲۳۵، حدیث ۷۹۹۲، بیروت ۱۹۹۰ء

۱۰۔ شعب الایمان، ۶/ ۲۴۶، حدیث ۸۰۲۹، بیروت ۱۹۹۰ء

۱۱۔ بخاری و مسلم،

۱۲۔ مسند احمد، ۲/ ۳۶۹، حدیث ۶۶۰۶، بیروت ۱۹۹۳ء

۱۳۔ سنن ابوداؤد، ۱/۲۱۱،

۱۴۔ انتخاب حدیث، ص ۲۲۰، لاہور ۱۹۸۸ء

۱۵۔ تفسیر مظہری، سورۃ البقرہ، ص ۳۹، حیدر آباد دکن ۱۹۸اھ

۱۶۔ مسند احمد، ۵/۳۶۴، حدیث ۱۸۰۶۳، بیروت ۱۹۹۳ء

۱۷۔ تفسیر مظہری سورۃ الکہف، ص ۳۶، کوئٹہ،

۱۸۔ اتحاف السادۃ المتقین، ۵/۳۴۶،

۱۹۔ تفسیر مظہری، سورۃ البقرہ، ص ۵۵، کوئٹہ،

۲۰۔ بخاری ۸/۱۱۰،

۲۱۔ انتخاب حدیث، ص ۲۱۹، لاہور ۱۹۸۸ء

۲۲۔ المعجم الکبیر، ۱۹/۲۲، طبعۃ العراق،

۲۳۔ معارف القرآن، ۸/۱۴۱، ادارۃ المعارف، کراچی ۱۹۸۹ء

۲۴۔ اتحاف السادۃ المتقین، ۹/۵۶۹، تصویر بیروت،

۲۵۔ مشکوٰۃ، ۱/۳۰۶،

۲۶۔ مسند احمد، ۷/۴۰، حدیث ۲۳۴۶۳، بیروت ۱۹۹۳ء

۲۷۔ اتحاف السادۃ المتقین، ۸/۳۳۸، ۳۶۳، تصویر بیروت،

۲۸۔ مسند احمد، ۶/۶۰۳، حدیث ۲۳۱۶۰، بیروت ۱۹۹۳ء

۲۹۔ معارف القرآن، ۷/۵۵۹، کراچی ۱۹۹۰ء

۳۰۔ مسند احمد، ۷/۶۰۸، حدیث ۲۷۰۲۲، بیروت ۱۹۹۳ء

۳۱۔ معارف القرآن، ۲/۵۵، کراچی ۱۹۸۹ء

۳۲۔ مستدرک الحاکم، ۲/۴۳،

۳۳۔ مشکوٰۃ، ۱/۲۷۵

۳۴۔ ۳/۵۷، حدیث نمبر ۸۵۸۶،

۳۵۔ تفسیر قرطبی ۱۶/۳۶۷

۳۶۔ اتحاف السادۃ المتقین، ۵/۳۴۶

۳۷۔ اتحاف السادۃ المتقین، ۶/۳۱۳،

۳۸۔ ترمذی، حدیث ۲۶۸۶
۳۹۔ الشفا لقاضی عیاض، ۱/۲۰۷، الفارابی
۴۰۔ اردو میں قرآن و حدیث کے محاورات، ص ۶۹
۴۱۔ مسند احمد، ۶/۲۳، حدیث ۱۹۹۱۷، بیروت ۱۹۹۳ء
۴۲۔ مسند احمد، ۲/۵۷۷، حدیث ۹۰۹، بیروت ۱۹۹۳ء
۴۳۔ الشریعة للاجری، ص ۲۶۵، السنة المحمدیه
۴۴۔ ترمذی، حدیث ۳۶۸۶، مصطفیٰ الحلبی
۴۵۔ اردو شاعری میں قرآنی تلمیحات از صفیہ خاں، ص ۷۷، گاباسنز
۴۶۔ کنز العمال، حدیث ۳۲۷۶۴،
۴۷۔ مستدرک الحاکم، ۳/۱۲۶، تصویر بیروت،
۴۸۔ مسند احمد، ۳/۲۶۹، بیروت ۱۹۹۳ء
۴۹۔ مسند احمد، ۵/۵۳۸، حدیث ۱۹۰۳۶، بیروت ۱۹۹۳ء
۵۰۔ اردو میں قرآن و حدیث کے محاورات، ص ۶۱،
۵۱۔ مسند احمد، ۲/۴۰۴، حدیث ۶۸۱۲،
۵۲۔ السنن الکبریٰ، ۴/۹۶،
۵۳۔ تفسیر ابن کثیر، ۷/۶۳۔۵۲۲
۵۴۔ مسند احمد ۴/۱۱۴، حدیث ۱۳۴۵، بیروت ۱۹۹۳ء
۵۵۔ بغوی، ۳/۲۵،
۵۶۔ سنن ابن ماجہ، حدیث ۳۴۵۲، عیسی الحلبی
۵۷۔ تفسیر مظہری، ۱/۱۶۱، کوئٹہ،
۵۸۔ مسند احمد ۲/۲۴۳۔ بیروت ۱۹۹۳ء
۵۹۔ اتحاف السادۃ المتقین ۸/۲۱۸، تصویر بیروت
۶۰۔ مسند احمد ۵/۱۹۷ حدیث ۱۷۱۷۹
۶۱۔ مسند احمد ۲/۶۰۷ حدیث ۸۰۵۳
۶۲۔ مسند احمد ۶/۵۵۰۔ حدیث ۲۲۸۶۱

۶۳۔ مجمع الزوائد/ ۳۰۸
۶۴۔ مسند احمد ۱/ ۱۴۶۔ حدیث ۶۹۹
۶۵۔ مسند احمد ۳/ ۳۶۱۔ حدیث ۱۰۵۷۷
۶۶۔ اتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۳۴۶
۶۷۔ مسند احمد ۲/ ۳۰۳۔ حدیث ۸۰۵۳
۶۸۔ ترمذی۔ حدیث ۲۳۳۳
۶۹۔ مسند احمد ۲/ ۴۲۹۔ حدیث ۸۱۷۸
۷۰۔ لغات الحدیث۔ کتاب "ذ" ص ۱۴
۷۱۔ انتخاب صحاح ستہ
۷۲۔ مشکوٰۃ۔ حدیث ۱۷۰۶۔ المکتب الاسلامی
۷۳۔ تفسیر مظہری۔ سورۃ الزمر۔ ص ۲۲۳۔ کوئٹہ
۷۴۔ ابوداؤد۔ حدود۔ کتاب الجہاد
۷۵۔ مسند احمد ۱/ ۲۴۷۔ حدیث ۲۲۴۳
۷۶۔ مسند احمد ۵/ ۵۶۴۔ حدیث ۱۹۱۹۸۔ بیروت ۱۹۹۳ء
۷۷۔ تفسیر مظہری۔ سورۃ النجم۔ ص ۱۰۷۔ کوئٹہ
۷۸۔ تفسیر مظہری۔ سورۃ تطفیف۔ ص ۲۲۲۔ کوئٹہ
۷۹۔ تفسیر قرطبی
۸۰۔ انتخاب صحاح ستہ۔ ص ۶۲
۸۱۔ انتخاب صحاح ستہ۔ ۶۳
۸۲۔ انتخاب صحاح ستہ۔ ص ۹۱
۸۳۔ انتخاب صحاح ستہ۔ ص ۹۱
۸۴۔ انتخاب صحاح ستہ۔ ص ۱۳۵
۸۵۔ انتخاب صحاح ستہ۔ ص ۲۳۰
۸۶۔ کشف الخفا ۲/ ۸۵
۸۷۔ مسند احمد ۳/ ۱۸۰۔ حدیث ۹۳۶۵۔ بیروت۔ ۱۹۹۳ء

۸۸۔ انتخاب حدیث۔ ص ۱۹۱۔ لاہور

۸۹۔ مسند احمد ۶/ ۴۴۸۔ حدیث ۲۷۲۲۶۔ بیروت

۹۰۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۰۸۔ القدسی

۹۱۔ بخاری ۷/ ۱۷۱، ۲۱۴۔ دار الفکر

۹۲۔ بخاری ۸/ ۱۵۵۔ دار الفکر

۹۳۔ کشف الخفا ۲/ ۱۴۷، ۴۰۴ مکتبہ دار لترات

۹۴۔ انتخاب صحاح ستہ

۹۵۔ مسند احمد ۲/ ۴۷۔ حدیث ۴۳۷۹۔ بیروت ۱۹۹۳ء

۹۶۔ کشف الخفا ۱/ ۲۵۱، ۳۰۴، مکتبہ دار التراث

۹۷۔ ترمذی۔ حدیث ۲۵۰۱، مصطفی الحلبی

۹۸۔ مسند احمد ۶/ ۴۴۸۔ حدیث ۲۷۲۲۶۔ بیردت ۱۹۹۳ء

۹۹۔ سنن ابی داؤد۔ ۹۲۱، ای طبعۃ مرقمۃ

۱۰۰۔ کشف الخفا ۱/ ۴۱۳، مکتبہ دار لتراث

۱۰۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۸۔ القدسی

۱۰۲۔ الترغیب والترھیب ۳/ ۵۶۰، مصطفی الحلبی

۱۰۳۔ بخاری ۵/ ۲۷۔ الفکر

۱۰۴۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۴۱۵۔ القدسی

۱۰۵۔ مسند احمد ۵/ ۳۳۳۔ حدیث ۱۷۸۸۸۔ بیروت ۱۹۹۳ء

۱۰۶۔ تفسیر قرطبی ۱۲/ ۲۷۷

۱۰۷۔ مسند احمد ۴/ ۸۔ حدیث ۱۲۳۴۱۔ بیروت ۱۹۹۳ء

۱۰۸۔ تفسیر مظہری۔ سورہ آل عمران۔ ص ۹۶ کوئٹہ

۱۰۹۔ المسند لابی عوانہ ۱/ ۱۶۶، بیروت

۱۱۰۔ الذرر المنتثرۃ۔ ۱۰۴۔ الحلبی

۱۱۲۔ کشف الخفا ۲/ ۳۰، مکتبہ دار التراث

۱۱۳۔ ترمذی تفسیر سورۃ ۳

۱۱۴۔ کشف الخفا ۲/ ۱۶۰، مکتبہ دار التراث
۱۱۵۔ اتحاف السادۃ المتقین ۶/ ۲۴۶۔ تصویر بیروت
۱۱۶۔ کشف الخفا ۲/ ۲۳۲۔ مکتبہ دار التراث
۱۱۷۔ ترمذی۔ حدیث ۱۷ ۳۲۔ مصطفیٰ الحلبی)
۱۱۸۔ مسند احمد ۴/ ۶۸۔ حدیث ۲۴۲ ۱۷۔ بیروت
۱۱۹۔ مسند احمد ۵/ ۲۳۷۔ حدیث۔ ۲۱۷۳۸۰۔ بیروت
۱۲۰۔ لغات الحدیث۔ کتاب ''ن''۔ ص ۱۵۶
۱۲۱۔ بخاری ۸/ ۱۵۲۔ دار الفکر
۱۲۲۔ مسند احمد ۲/ ۱۳۴۔ حدیث ۴۹۹۷۔ بیروت ۱۹۹۳ء
۱۲۳۔ آثار السنن
۱۲۴۔ کشف الخفا ۱/ ۲۱۳۔ مکتبہ دار التراث
۱۲۵۔ مسند احمد ۷/ ۱۲۷۔ حدیث ۲۴۰۴۸۔ بیروت ۱۹۹۳ء
۱۲۶۔ مجمع الزوائد۔ ۸/ ۹۵۔ القدسی
۱۲۷۔ الترغیب والترھیب ۳/ ۵۶۰۔ مصطفیٰ الحلبی
۱۲۸۔ مسند احمد ۲/ ۶۲۔ حدیث ۴۴۶۰۔ بیروت ۱۹۹۳ء
۱۲۹۔ بخاری ۸/ ۱۱۰۔ دار الفکر
۱۳۰۔ کشف الخفا ۲/ ۱۴۰ مکتبہ دار التراث
۱۳۱۔ سورۃ الشمس، ۱، ۲
۱۳۲۔ ترمذی۔ ادب ۴۷
۱۳۳۔ بخاری ۸/ ۱۵۵۔ دارا الفکر
۱۳۴۔ کشف الخفا ۱/ ۲۷۴۔ مکتبہ دار التراث
۱۳۵۔ الترغیب والترھیب ۳/ ۵۶۰۔ مصطفیٰ الحلبی
۱۳۶۔ مسند احمد ۵/ ۴۸۵۔ حدیث ۱۸۷۲۴۔ بیروت ۱۹۹۳ء
۱۳۷۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۲۱۵۔ القدسی
۱۳۸۔ سنن ابی داؤد۔ ۹۲۱۔ ای طبعۃ مرقمۃ

۱۳۹۔ اتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۳۰۔ تصویر بیروت
۱۴۰۔ مسند احمد ۲/ ۲۰۳۔ حدیث ۸۰۵۳۔ بیروت
۱۴۱۔ مسند احمد ۵/ ۱۹۷۔ حدیث ۱۷۱۷۹۔ بیروت ۱۹۹۳ء
۱۴۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۰۸
۱۴۳۔ کشف الخفاء ۱/ ۱۸، ۲۷۳۔ مکتبہ دار التراث
۱۴۴۔ بخاری ۷/ ۱۷۱، ۲۱۴۔ دار الفکر
۱۴۵۔ مجمع الزوائد ۸/ ۲۵۳۔ القدسی
۱۴۶۔ مشکوٰۃ۔ حدیث ۴۹۷۳۔ المکتب الاسلامی
۱۴۷۔ مسند احمد ۳/ ۴۸۳۔ حدیث ۱۱۲۷۷۔ بیروت ۱۹۹۳ء
۱۴۸۔ مسند احمد ۶/ ۲۱۳۔ حدیث ۲۰۹۷۶۔ بیروت ۱۹۹۳ء
۱۴۹۔ تفسیر مظہری۔ سورۃ المدثر۔ ص ۱۲۴۔ کوئٹہ
۱۵۰۔ مسند احمد ۲/ ۶۰۳۔ حدیث ۸۰۵۳۔ بیروت ۱۹۹۳ء
۱۵۱۔ مسند احمد ۷/ ۱۳۲۔ حدیث ۲۴۰۸۰۔ بیروت ۱۹۹۳ء
۱۵۲۔ مسند احمد ۳/ ۳۶۳۔ حدیث ۱۰۵۸۸۔
۱۵۳۔ اتحاف السادۃ المتقین ۷/ ۱۴۴۔ تصویر بیروت
۱۵۴۔ اتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۵۰۸۔ تصویر بیروت
۱۵۵۔ مسند احمد ۳/ ۶۶۔ حدیث ۸۶۴۰۔ بیروت
۱۵۶۔ مسند احمد ۶/ ۱۴۴۔ حدیث ۲۰۶۳۲۔ بیروت
۱۵۷۔ تفسیر مظہری۔ سورۃ الانشراح۔ ص ۲۹۲۔ کوئٹہ
۱۵۸۔ تفسیر مظہری۔ سورۃ الانفال۔ ص ۶۱۔ کوئٹہ
۱۵۹۔ مسند احمد ۵/ ۳۹۳۔ حدیث ۱۸۲۴۰۔ بیروت ۱۹۹۳ء
۱۶۰۔ آثار السنن۔ دار قطنی
۱۶۱۔ بخاری ۸/ ۶۷۔ دار الفکر
۱۶۲۔ مسند احمد ۲/ ۴۰۴۔ حدیث ۶۸۱۶۔ بیروت
۱۶۳۔ مسند احمد ۲/ ۶۰۳۔ حدیث ۸۰۵۳۔ بیروت

۱۶۴۔ اتحاف السادۃ المتقین ۱ر ۲۳۷۔ تصویر بیروت
۱۶۵۔ المعجم الکبیر ۱۰ر ۲۱۰۔ طبعۃ العراق
۱۶۶۔ تفسیر مظہری۔ سورۂ سجدہ۔ ص ۲۷۰۔ کوئٹہ
۱۶۷۔ مسند احمد ۲ر ۵۳۰۔ حدیث ۷۶۰۶۔ بیروت ۱۹۹۳ء
۱۶۸۔ مسند احمد ۱ر ۵۱۔ حدیث ۲۰۵۔ بیروت
۱۶۹۔ تفسیر مظہری۔ سورۂ نساء ۔ ص ۵۰۔ کوئٹہ

ششماہی السیرہ عالمی

سابقہ شمارے محدود تعداد میں دستیاب ہیں۔

رابطہ کیجئے: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز

زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز کی خوبصورت پیشکش

تحائف میں دینے کے لئے بہترین سوغات

جواہرِ نبویؐ

سید فضل الرحمٰن صفحات ۲۰۰، جیبی سائز، قیمت ۴۰ روپے

سوغاتِ مجددی

سید عزیز الرحمٰن صفحات ۱۷۶، جیبی سائز، قیمت ۳۰ روپے

اقوالِ زواریہ

سید عزیز الرحمٰن صفحات ۱۶۰، جیبی سائز، قیمت ۳۰ روپے